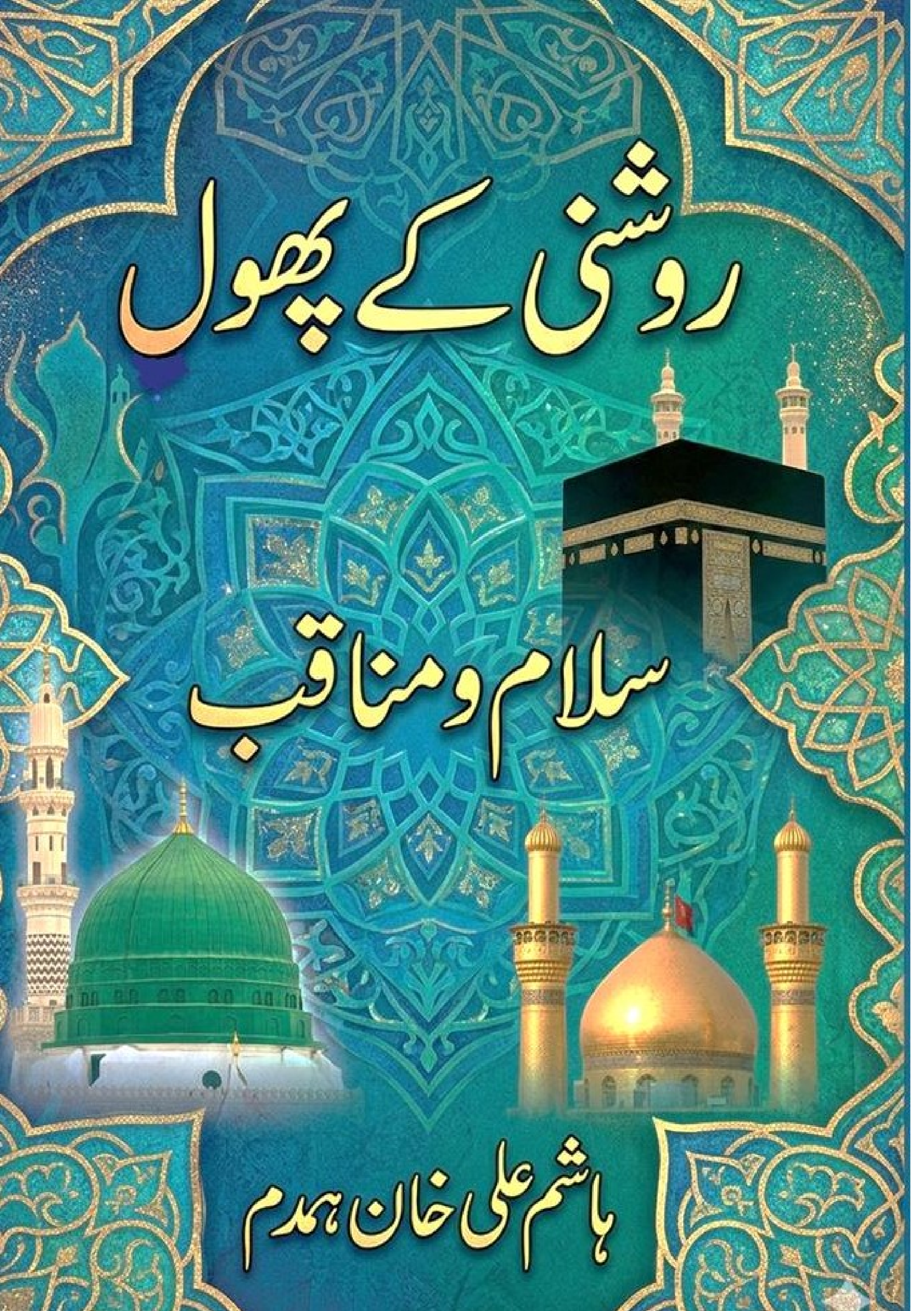
روشنی کے پھول
سلام و مناقب
ہاشم علی خان ہمدم

روشنی کے پھول

سلام و مناقب

ہاشم علی خان ہمدم

روشنی کے پھول

حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، سلام

اکیسواں مجموعہء کلام

ہاشم علی خان ہمدم

مکتبہء ارمغانِ ابتسام، اسلام آباد

https://archive.org/details/@nzkiani

nzkiani@gmail,com

تعارف

نام : ہاشم علی خان ہمدمؔ

تاریخ پیدائش : ۷ر جولائی ۱۹۷۳ء

تعلیم : ایم اے اردو، ایم اے انگریزی، بی ایڈ (پنجاب یونی ورسٹی لاہور)

جائے پیدائش : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

پیشہ : درس وتدریس

سرکاری ملازمت : اسسٹنٹ پروفیسر (اردو) ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ

ادبی خدمات : بانی ومنتظم موج غزل ادبی فورم (فیس بک)

اصناف سخن : حمد، نعت، غزل، نظم، سلام، منقبت، طنز و مزاح

تصانیف : ا۔ موجِ کرم (حمد و نعت)

۲۔ پانچواں موسم (غزلیات)

۳۔ آئینہ سچ بولتا ہے (غزلیات)

۴۔ موج غزل (طرحی غزلیات)

۵۔ محبت کی زباں (طرحی غزلیات)

۶۔ دھوپ کی دیوار (طرحی غزلیات)

۷۔ چراغِ فکر (طرحی غزلیات)

۸۔ جہانِ خواب (طرحی غزلیات)

۹۔چشمِ تماشا (طرحی غزلیات)

۱۰۔سراب سے آگے (طرحی غزلیات)

۱۱۔تیسرے کنارے پر (طرحی غزلیات)

۱۲۔آدھا سفر (طرحی غزلیات)

۱۳۔نمودِ سحر (طرحی غزلیات)

۱۴۔آخری چراغ (غزلیات)

۱۵۔چراغ حرف (غزلیات)

۱۶۔سبیل کرم (نعتیہ مجموعہ)

۱۷۔غزل پوش (غزلیات)

۱۸۔دم (منتخب دیوان)

۱۹۔طیبہء جاں (نعت کے 63 رنگ)

۲۰۔خواب سراب (نظمیں)

۲۱۔روشنی کے پھول (سلام ومناقب)

زیر طبع : ۲۲۔سیلفیاں (طنزومزاح)

۲۳۔حبل متیں (نعتیہ مجموعہ)

۲۴۔خوش تاب (غزلیات)

۲۵۔سفید چاند (ملی نظمیں) ۲۶۔(حمدیہ کلام)

پتہ : خودہ ،تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

فون نمبر : 0311-5509555

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

کتاب : روشنی کے پھول

شاعر : ہاشم علی خان ہمدم

پتہ : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

ای میل : itshamdam@gmail.com

فون نمبر : 03115509555

صفحات : 156

برقی اشاعت: 2026ء

قیمت : مفت ڈاؤن لوڈ

پبلشر : مکتبہء ارمغان ابتسام، اسلام آباد

ڈاؤن لوڈ لنک: archive.org/details/roushni-ky-phool

انتساب

روشنی کے پھول

پیر و مرشد

سید فرحت علی شاہ کاظمی

اور

اہلِ مودّت کے نام

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
17	پیش رس	1
21	حمدیہ کلام	2
	بندگانِ عشق اپنا فرض ادا کرتے رہیں اے خدا توفیق دے حمد و ثنا کرتے رہیں	
23		3
	خودی ہے دل کی اذاں لا الہ الا اللہ صدائے موجِ رواں لا الہ الا اللہ	
25		4
	ترا اسم ہے سرِ لا الہ ترا نام ہی کفِ میم ہے سرِ لامکاں ترا نور ہے، تو ہی روشنی کا قسیم ہے	
26		5
	آئنہ ء خودی سے جو باہر نہ جا سکے یا رب ترے وجود کی وسعت نہ پا سکے	
28	نعتیہ کلام	6
	اُنظُرنا حالَنا میں شفاعت کی بات ہے سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی بات ہے	

7 مناقب قرآن 32

آئینہ ءحیات ہے، چہرہ کتاب ہے
دستورِ کائنات کا کلیہ کتاب ہے

8 35

حمد سے والناس تک ہے معجزہ قرآن میں
نسخہ ء راہ ہدایت مل گیا قرآن میں

9 37

قرآن کا فیضان مرا زادِ سفر ہے
ہاں فکر و نظر اور مرا علم و ہنر ہے

10 40

اللہ کا کلام ہے ، انسان سے خطاب
لاریب الکتاب ہے ، لاریب الکتاب

11 مناقب رمضان 44

تزکیہ ، صبر و رضا رمضان ہے
روزہ داری کا صلہ رمضان ہے

12 47

کھل گیا بابِ ارم ، رمضان ہے
واہ کیا جود و کرم ، رمضان ہے

13 **مناقب خلفائے راشدین** 50

یارانِ نبی ﷺ ، انوارِ جلی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ
دربارِ نبی ﷺ میں چار ولی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

14 52

سب اولیاء کے سر پہ ولایت علیؓ کی ہے
ہر پیر اور فقیر کی دولت علیؓ کی ہے

15 54

علیؓ امام ہمارے ہیں ہم غلامِ علیؓ
علیؓ کے نام پہ رہتا ہے دم غلامِ علیؓ

16 57

علم کے شہر کا باب نام علیؑ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ
حرف نہج البلاغہ کی ہے روشنی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

17 60

شاہِ مردانِ وفا ، مولا علیؑ
حق نما ، شیرِ خدا ، مولا علیؑ

18 **منقبت دخترِ رسول ﷺ** 63

جلوہ ء نبی ﷺ ہے فاطمہؑ
نور کی کلی ہے فاطمہؑ

قطعات

19 65

صدیقؓ

20 65

ناطقِ حق

21 65

کاتبِ حق

22 66

علیؓ علیؓ

23 66

مرا حسینؓ

سلام بحضور حضرت امام حسینؓ

24 68

وجودِ ہست پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے
ازل سے وقت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

25 70

وفا کے دشت میں دریا غمِ شبیرؓ کا موسم
سرِ کرب و بلا ٹھہرا غمِ شبیرؓ کا موسم

26 72

بے چارگی میں درد کا چارا حسینؑ ہے
دینِ محمدی ﷺ کا سہارا حسینؑ ہے

27 74

میدان کربلا میں شجاعت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی

28 76

حسین ابن علیؓ کی محبتوں کو سلام
قبائے صبر میں لپٹی شہادتوں کو سلام

29 78

صدائے وقت نے رکھا ہے آشنائے حسینؓ
فراتِ فکر میں رہتا ہے آبنائے حسینؓ

30 80

چراغِ شب میں نمودِ نہاں امام حسینؓ
کفِ شعور کی موجِ رواں امام حسینؓ

31 82

وفا کے دشت میں جو داستاں لکھی بہتر نے
دبستانِ شہادت میں کبھی دیکھی نہ ساگر نے

32 84

پیکرِ صبر و رضا ، بر سرِ پیکار حسینؓ
ہر مسافر کے لیے قافلہ سالار حسینؓ

33 88

کرب و بلا میں صبر کا بانی حسینؓ ہے
دشت وفا کی ساری کہانی حسینؓ ہے

34 90

کرب و بلا میں صبر کا کردار دیکھنا
اہلِ وفا میں کون ہے سردار دیکھنا

35 92

کرب و بلا میں صبر سکھایا حسینؓ نے
دشت وفا میں گھر جو بسایا حسینؓ نے

36 96

صبر و رضا کے باب میں زندہ حسینؓ ہے
دشتِ بلا میں عشق کا جھنڈا حسینؓ ہے

37 98

موج فرات فکر کی تفسیر ہے حسینؓ
تشنہ لبوں کی پیاس میں تاثیر ہے حسینؓ

38	101

صبر و رضا کا باب کھلا نامِ کربلا
شبیرؓ نے دیا ہے جو پیغامِ کربلا

39	104

طیبہ کا مسافر ہے کہ سردارِ نجف ہے
یہ کون سیاہ دور کی ظلمت کا ہدف ہے

40	107

تہذیب اور کیا ہے؟ جو صدائے کربلا ہے
تاریخ اور کیا ہے ؟ جو سوائے کربلا ہے

41	110

جو بنائے لا الہ ہے ، وہ بنائے کربلا ہے
جو رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، وہ رضائے کربلا ہے

42	112

صبر و رضا کا باب کھلا کربلا کے بعد
زینبؓ نے جو خطاب کیا کربلا کے بعد

43	116

درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلا جو اہلِ صبر کے ساتھ
ہے کاروانِ مدینہ امامِ عصر کے ساتھ

44 — 119
احساس کربلا ہے؛ دل میں صدائے غم ہے
صدیاں گزر گئی ہیں پھر بھی فضائے غم ہے

45 — 125
سرخ رو تاریخ میں ہے ہر بیانِ کربلا
خون سے لکھی گئی ہے داستانِ کربلا

72اشعار پر مشتمل مرثیہ

46 — 128
مدین عشق سے نکلا وہ کاروانِ وفا
درِ رسول ﷺ سے لے کر متاعِ صبر و رضا

قصیدہ حضرت سکینہ ؓ

47 — 140
افسانہ ء آلام کا عنواں ہے سکینہؑ
صحرائے شہادت میں سخن داں ہے سکینہؑ

مناقب اولیائے کرام

48 — 143
سردار اولیا ہیں ، سرکار غوث اعظمؒ
اسرار معرفت میں سرشار غوث اعظمؒ

145 49

کیا ہے مست "سخاوت" نے آبگینوں کو
پلا گئے ہیں نظر سے فگار سینوں کو

منقبت پیر سید سخاوت حسینؒ شاہ صاحب

147 50

مرے مرشد بچھڑتے جا رہے ہیں
دلوں کا چین لے کے جا رہے ہیں

منقبت پیر سید امام علی اصغرؒ شاہ صاحب

149 51

پیر مرے ذیشان امام علی اصغرؒ ہیں
میرا دل اور جان امام علی اصغرؒ ہیں

قصیدہ پیر سید فرحت علی شاہ کاظمی مدظلہ العالیہ

152 52

سیدی و مرشدی ہیں، پیر فرحت کاظمی
معرفت کی روشنی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

پیش رس

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے انسان کو علم و آگہی کے رستے پر معرفت کی روشنی سے منور قلبِ سلیم بخشا۔ انبیا سے اولیا تک علم و عرفان کی پرنور خوشبو بکھیرتے روشنی کے پھول بہترین انسان ہیں جن کی صحبت انسان کو خود سے ملاتے ہوئے خدا سے ملا دیتی ہے۔ مجھے راسخ العقیدہ مسلمان گھرانے سے تعلق پر فخر ہے اور میں اللہ کے سچے بندوں سے نسبت پر شکر گزار ہوں۔ حمد کہنا میری بندگی ہے۔ نعت درِ رسول ﷺ پر شفاعت کی امید اور توشہء آخرت ہے۔ اللہ کے سچے بندوں سے نسبت قائم رکھنے کے قرآنی پیغام نے مجھے نیک اور صالح انسانوں سے وابستگی کا شعور عطا کیا ہے۔ یہی شعور مجھے حمد و نعت کے ساتھ ساتھ مناقب، قصائد اور سلام کہنے کا شرف عطا کرتا ہے۔ کم علمی، کج روی اور کوتاہ فکری کے باوجود چند حرف ریزے میری متاعِ حیات ہیں جنھیں روشنی کے پھولوں سے تعبیر کرتا ہوں۔ روشنی کے پھول میرے قلب کی روحانی کیفیت کی عکاس ہیں۔ ایک پر کیف وجد میری دھڑکنوں پر طاری رہتا ہے جو مجھ پر حقیقت آشکار کرتا ہے کہ حرف و معنی میں خدا کی تعریف کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ اور اللہ کے نیک بندوں کی تعریف شاعری کی معراج ہے۔ اللہ اور اللہ والوں کی تعریف و توصیف صرف قلب و جاں کی آرزو نہیں بلکہ سماجی، روحانی اور فکری سطح پر ایک ایسا پیغام ہے جو دلوں کو کیف آور سرشاری عطا کرتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یہ کیف آور خوشی عطائے خداوندی سے خلق خدا تک منتقل کرنے کا ترسیلی واسطہ ہوں۔

حمد و نعت کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت اطہار، اصحابِ رسول ﷺ اور اولیائے کرام کی تعریف و توصیف میری نسبت، عقیدت، محبت اور مودت کا اظہار ہے

"روشنی کے پھول" کا انتساب میرے پیر و مرشد سید فرحت علی شاہ کاظمی مدظلہ العالیہ اور اہلِ مودّت کے نام ہے۔ آستانہ ءعالیہ خودہ شریف پیر و مرشد حضرت امام علی اصغرؒ شاہ سرکار سے منسوب ہے جہاں حضرت پیر فرحت علی شاہ کاظمی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین ہیں۔ بلاشبہ حضرت پیر امام علی اصغرؒ شاہ سرکار ہمارے علاقے کی پہچان اور فخر ہیں جنھوں نے معرفت کی روشنی سے کئی دلوں کو منور کیا اور ان کا فیض عام ہے۔ مجھے ان سے نسبت پر ناز ہے۔

گاؤں مرا ہے ہمدم جھوک فقیروں کی
خودہ کی پہچان امام علی اصغرؒ ہیں

بچپن میں پیر امام علی اصغرؒ شاہ سرکار کی چشمِ کرم اور دعا کا فیض ہے کہ پیر سید فرحت علی شاہ صاحب کی قدم بوسی کا شرف ملا۔ تعلیم سے زیادہ ان کی صحبت، شفقت اور محبت سے فکری پرداخت میں راست گوئی، انسان سے محبت، امن کی خواہش، ظلم و جبر کے خلاف مزاحمت اور مظلوم کی حمایت کا عملی درس ملا۔ میں انھیں اپنا سچا ہمدرد، غم گسار اور رہنما سمجھتا ہوں۔ جب بھی پریشان ہوا اپنے دل کے سچے اور کھرے جذبات ان کے سامنے پیش کیے۔ روتا ہوا گیا اور ہنستا ہوا لوٹا۔ ان سے مل کر دل کی کلی کھل جاتی ہے اور زندگی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ مایوسی میں روشنی کا استعارہ بنتے ہیں۔ یہ دلی وابستگی مجھے احساس دلاتی ہے کہ حقیقی ولی، پیر و مرشد وہی ہے جو عاجزی، سادگی، سچائی اور بے غرض بھلائی کا درس دے۔ ولی کی صحبت میں اپنی کجی و کوتاہی کے احساس کے ساتھ انسانیت سے محبت اور امن کی خواہش بیدار ہو جائے تو یہی بڑی کرامت ہے۔ ولی انسان کے دلوں کو طہارت عطا کرتا ہے۔ ظلم سے نفرت اور مظلوم کی حمایت کرنا سکھاتا ہے۔ محبت کا پیغام ہی اللہ کے نیک بندوں کی سنت ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مرشد کے دربار سے یہی روح پرور پیغام مجھے سرشار رکھتا ہے اور میں

پر کیف روحانی وجد سے پیش قدم ہوں۔ پیر و مرشد کی شخصیت میں صبر و رضا، استقامت، عاجزی اور سادگی مجھے ہمیشہ متاثر کرتی ہے اور میں زندگی میں انھی خصوصیات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہوں۔تقدیسی ادب میں میری ٹوٹی پھوٹی کاوش بھی مرشد سے صحبت کا پھل ہے۔اللہ مجھے توفیق دے کہ میں یہ ثمر ہمیشہ سمیٹتا رہوں۔

سیدی و مرشدی ہیں، پیر فرحت کاظمی
معرفت کی روشنی ہیں ، پیر فرحت کاظمی
پیر و مرشد ہیں، مربّی ہیں، مرے سالار ہیں
رہنمائے بندگی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

"روشنی کے پھول" میرا اکیسواں شعری مجموعہ ہے جو حمد، نعت، مناقب، قصائد اور سلام پر مشتمل ہے۔محترم نوید ظفر کیانی کا شکر گزار ہوں کہ جن کی تحریک اور تعاون سے پہلا برقی ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ تقدیسی کلام اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر میرے والدین ،اولاد، عزیز و اقارب اور اہل و عیال کی دنیا و آخرت میں بھلائی فرمائے اور میرا ادبی سفر بابرکت و بامراد رکھے۔آمین

ہاشم علی خان ہمدم

۲۶ مئی ۲۰۲۶ء

حمدیہ کلام

۞

بندگانِ عشق اپنا فرض ادا کرتے رہیں
اے خدا توفیق دے حمد و ثنا کرتے رہیں

فجر سے لے کر عشا تک ہر گھڑی معراج ہو
ہم نمازِ پنجگانہ یوں ادا کرتے رہیں

یا الٰہی ! خانہ ء کعبہ تصور میں رہے
ہاتھ اٹھائیں اور دھڑکن سے دعا کرتے رہیں

عمر بھر کرتے رہیں ہم بیعتِ دستِ کرم
زندگی کی ہر گھڑی تجھ پر فدا کرتے رہیں

ڈوب جائیں عشق کی مستی میں اسمِ ہو پڑھیں
ہم فنا فی اللہ یونہی اپنی بقا کرتے رہیں

یوں پڑھیں قرآن کو "الحمد" سے "والناس" تک
ہم تجھے پارہ بہ پارہ ہم نوا کرتے رہیں

تو سدا سنتا رہے ٹوٹے دلوں کی زاریاں
دل کو ہم تیرے لیے درد آشنا کرتے رہیں

سر بسجدہ ہوں سبھی یارانِ ہمدم اے خدا
منصبِ انسانیت کا فرض ادا کرتے رہیں

✡

خودی ہے دل کی اذاں لا الہ الا اللہ
صدائے موجِ رواں لا الہ الا اللہ

یہی قیام ہے میرا یہی رکوع و سجود
ہے بندگی کا نشاں لا الہ الا اللہ

بتوں کے ساتھ الجھنے لگا ہے دل میرا
مٹائے وہم و گماں لا الہ الا اللہ

خموش رہ نہیں سکتی یزید کے آگے
حسینیت کی زباں لا الہ الا اللہ

مری حیات کا محور یہی کلام تو ہے
متاعِ کون و مکاں لا الہ الا اللہ

اسی سے چاند ستاروں کا راز کھلتا ہے
کلیدِ بابِ جہاں لا الہ الا اللہ

مجھے یقین ہے گل زار میں بدل دے گا
یہ آگ اور دھواں لا الہ الا اللہ

کھلی ہے دل پہ تجلی بس ایک سجدے میں
عیاں ہوا ہے نہاں لا الہ الا اللہ

خدا کی یاد میں دل کا سرور ہے ہمدم
ہوا ہے نور فشاں لا الہ الا اللہ

ترا اسم ہے سرِ لا الٰہ ترا نام ہی کفِ میم ہے
سرِ لامکاں ترا نور ہے ، تو ہی روشنی کا قسیم ہے

یہ پون پون میں جو مست ہے، مری ہست عہدِ الست ہے
تو نفس نفس میں جدید ہے، تو قدم قدم پہ قدیم ہے

تری عظمتیں، تری رحمتیں، مری بندگی کی ہیں وسعتیں
تو عظیم ہے، تو علیم ہے، تو رحیم ہے، تو کریم ہے

آئنہ ء خودی سے جو باہر نہ جا سکے
یا رب ترے وجود کی وسعت نہ پا سکے

مجھ کو ترے حبیب ﷺ کا فیضان چاہیے
بت خانہ ء حیات جو کعبہ بنا سکے

سب کچھ صدائے کن کی حقیقت کا معجزہ
تیرے سوا ہے کون جو دنیا بنا سکے

بہرِ کرم حضور ﷺ بھی معراج تک گئے
ہم بزمِ کائنات سے آگے نہ جا سکے

سجدے میں عاجزی سے ہے انسان کا عروج
معراج ہے اسی کی جو سر کو جھکا سکے

نعتیہ کلام

انظر نا حالنا میں شفاعت کی بات ہے
سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی بات ہے

سرمایۂ حیات ہے نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اسلام بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی بات ہے

محبوب اور محب نے کہا ہے، اسی لیے
قرآن اور حدیث شریعت کی بات ہے

در پر کھڑے ہوئے ہیں ثنا خوان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حسان رضی اللہ عنہ کی زباں میں عقیدت کی بات ہے

قربان ہو رہے ہیں مسلسل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ہر سرفروش دل میں شہادت کی بات ہے

باطن میں اہلِ عشق کا انداز ہے کچھ اور
قرنیؓ کا جذبِ عشق طریقت کی بات ہے

پانچوں نفوسِ قدس پہ ہر دم سلام ہو
آلِ نبی ﷺ سے عشق مودت کی بات ہے

عظمت ملی ہے رحمت عالم کے تاج کو
یہ سرورِ جہاں کی حکومت کی بات ہے

ظاہر ہوا ہے گنبد خضریٰ کے نور سے
طیبہ سے جو عیاں ہے حقیقت کی بات ہے

ذکرِ نبی ﷺ بلند ہمیشہ کیا گیا
ہر دور، ہر جہاں میں فضیلت کی بات ہے

تقسیم کر رہے ہیں حبیبِ خدا کرم
کوثر کا جام ساقیِ جنت کی بات ہے

قالو بلیٰ میں رب کی اطاعت کے ذیل میں
اک آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کی بات ہے

جب بھی پڑھا ہے کلمہء طیب تو یوں لگا
ایمان میں ہی ختمِ نبوت کی بات ہے

قوسین کے مدار سے قربت کا در ملا
معراج تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کی بات ہے

اے بے قرار دل ، نہ ہمک ، احتیاط کر
حدِّ ادب ! یہ بزمِ رسالت کی بات ہے

ایسا کرم ہوا ہے کہ دل ہے سخن سرا
ہمدم وفورِ نعت میں رحمت کی بات ہے

مناقب قرآن

آئینۂ حیات ہے، چہرہ کتاب ہے
دستورِ کائنات کا کلیہ کتاب ہے

صلِ علیٰ کا ورد ہے، کلمہ کتاب ہے
ذکرِ خدائے پاک کا لہجہ کتاب ہے

قربان جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلقِ عظیم پر
سیرت کتاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلیہ کتاب ہے

اسلام کے شعور کی بنیاد ہے یہی
علم و عمل سے آگہی، رستہ کتاب ہے

ہر سورہ ء کریم نے بخشی ہے روشنی
ہے علم نور ، نور کا جلوہ کتاب ہے

لاریب ہے ، ہدایتِ انساں اسی میں ہے
سرچشمہ ء ہدایتِ اولیٰ کتاب ہے

دیں کے ہر ایک رکن کی تفہیم ہے کتاب
کلمہ،نماز،روزہ،حج،صدقہ کتاب ہے

تورات سے ، زبور سے ، انجیل سے عظیم
قرآں ہر کتاب سے اعلیٰ کتاب ہے

اترا ہے حرف حرف جو قلبِ سلیم پر
گویا مرے حضور ﷺ کا سینہ کتاب ہے

اونچا ہے ذکر سوچ کی حد سے بھی ماورا
کیوں کہ رسولِ پاک ﷺ کا چرچا کتاب ہے

ہے سایۂ کتاب میں یہ ساری کائنات
یوں صاحبِ کتاب کا سایہ کتاب ہے

پھیلی ہے جس کی روشنی دنیا میں چار سو
غارِ حرا میں نور کی شمع کتاب ہے

جس کی طلب ہو روشنی پڑھ کر نہال ہو
ہمدم خدا کے نور کا پردہ کتاب ہے

حمد سے والناس تک ہے معجزہ قرآن میں
نسخہ ء راہ ہدایت مل گیا قرآن میں

دیں ملا ، ایماں ملا ، عزت ملی ، رتبہ ملا
جس کا جتنا ظرف تھا اس کو ملا قرآن میں

عفتِ مریم سے لے کر چادرِ تطہیر تک
عطرتِ اطہار کا ہے تذکرہ قرآن میں

سینہ ء یاسین ہو یا گیسوئے والیل ہو
نعت کی صورت ملی ہے ہر ادا قرآن میں

لا الہ کے نور میں ساری خدائی مل گئی
جس نے چاہا مل گیا اس کو خدا قرآن میں

ہو شریعت ظاہری یا ہو طریقت باطنی
بندگی کے واسطے ہے راستہ قرآن میں

لامکاں سے خاکداں تک نور ہے پھیلا ہوا
ہو گئی ساری حقیقت آئینہ قرآن میں

قرآں کا فیضان مرا زادِ سفر ہے
ہاں فکر و نظر اور مرا علم و ہنر ہے

قرآں کا موضوع ہے فقط حضرتِ انساں
قرآں میں ہر دور کے انساں کی خبر ہے

قرآں تو ہے نورِ مجسم کا سراپا
یٰسں ہے ، طٰہٰ ہے ، کہیں شمس و قمر ہے

قرآں سکھاتا ہے نظامِ در طیبہ
قرآں میں تعلیم ، ہنر ، فکر و نظر ہے

سرچشمہ ء رحمت ہے ، ہدایت کی وحی ہے
قرآں کا عنوان حقیقت کا گھر ہے

جس نے بھی سنا دل سے مسلمان ہوا ہے
قرآن کی آیات میں وہ گہرا اثر ہے

قرآن بتاتا ہے کہ نیکی ہے بھلائی
قرآن بتاتا ہے برائی میں ضرر ہے

قرآن میں ہے امن کا پیغام محبت
قرآن بتاتا ہے کہ ہر فتنہ شرر ہے

قرآن نے ہر دشت کو سرسبز کیا ہے
قرآن کی کلیوں میں نمودی ہے، ثمر ہے

سختی بھی ہے نرمی بھی، سزا اور جزا بھی
قرآن کے اسلوب میں جو زیر و زبر ہے

قرآن کا سایہ ہے ہر اک دھوپ نگر میں
دشمن کے مقابل مرا قرآن سپر ہے

محشر کے اندھیروں میں بھی پر نور رہے گا
جس گھر میں کوئی حافظِ قرآن پسر ہے

سچا ہے مسلمان ، مسلمان کا بھائی
قرآن کے میزان میں جو شیر و شکر ہے

قرآن میں ہے صاحب قرآن کی دنیا
قرآن کا چہرہ ہے کہ طیبہ کا نگر ہے

الحمد سے والناس تلک نور کا پیکر
لاریب حقیقت ہے جو قرآں میں امر ہے

پہنے گا حسیں تاج سر حشر وہ ہمدم
خوش بخت ہے جو حافظ قرآں کا پدر ہے

اللہ کا کلام ہے ، انسان سے خطاب
لاریب الکتاب ہے ، لاریب الکتاب

حرفِ کتابِ جاں سے ہمیں روشنی ملی
ورنہ یہ زندگی تھی فقط خواب اور سراب

قرآن سے کھلا ہے کہ انسان کچھ نہ تھا
پیدا کیا گیا جسے مٹی ملا کے آب

افضل ہزار سال سے یہ لیل قدر ہے
امشب نزولِ عشق ہوا صورتِ کتاب

قرآن زندگی مری ، قرآن بندگی
قرآن ہی سبق مرا ، قرآن ہی نصاب

کیف وکمِ حیات ہے ، پیمانہ ءنجات
قرآن سے ملا ہے یہ میزان اور حساب

فرقان سے ملی ہے ہدایت شعور کو
کیسا عمل درست ہے، کیا چیز ہے خراب؟

سب کچھ عیاں کیا گیا حیرت کے باب میں
ملتا ہے ہر سوال کا قرآن میں جواب

سرچشمہ ءعمل ہے یہ علم و ہنر بھی ہے
قرآن دیکھنا بھی ہے، پڑھنا بھی ہے ثواب

ابرِ کرم رہی ہے تلاوت پون پون
مردہ دلوں کو زندہ کرے ہے یہی سحاب

سیرت مرے رسول ﷺ کی، صورت قرآن کی
حقا ! کہ رہ گئی ہے یہی آخری کتاب

ہمدم یہی دعا ہے کہ قرآن یوں پڑھوں
لہجہ حسینؓ جیسا ، ہو اندازِ بو ترابؓ

مناقب رمضان

تزکیہ ، صبر و رضا رمضان ہے
روزہ داری کا صلہ رمضان ہے

ہے مرے احساس کا روزہ یہی
آگہی کا آئینہ رمضان ہے

خاص موقع ہے برائے بندگی
ہر مہینے سے جدا رمضان ہے

صاحب قرآن سے نسبت یہی
تحفہ ء نور الہدی رمضان ہے

جسم سے ہے روح تک پاکیزگی
رستہ ء صدق و صفا رمضان ہے

فرض ہے روزہ ازل سے دین میں
سنت اہل وفا رمضان ہے

رحمتوں کی موج ہے شام و سحر
نیکیوں سے جاں فزا رمضان ہے

عظمت صیام کے اسرار میں
رونق روز جزا رمضان ہے

رحمت و بخشش ، جہنم سے نجات
تین عشروں سے بنا رمضان ہے

ہے یہی ماہ مکرم کی اذاں
رحمتوں کی اک صدا رمضان ہے

مومنوں پر ہے سوا فضل و کرم
چشمہ ء جود و سخا رمضان ہے

روزہ داروں کی جبیں روشن ہوئی
روشنائی کا دیا رمضان ہے

سربلندی کا عجب ہے سلسلہ
اوج پر ماہ رسا رمضان ہے

دل پہ روزے کی حقیقت کھل گئی
قریہ ء جاں میں کھلا رمضان ہے

تشنگی ہے ، بھوک ہے لیکن ہمیں
ہر گھڑی مشکل کشا رمضان ہے

تربیت ہے نفس کی ایمان سے
زہد ، تقویٰ ، اتقا رمضان ہے

رحمتوں کا سلسلہ ہمدم رہے
تشنہ لب حرفِ دعا رمضان ہے

کھل گیا بابِ ارم ، رمضان ہے
واہ کیا جود و کرم ، رمضان ہے

بندگی ہے خاص رب کے واسطے
تزکیہ ہے دم بہ دم ، رمضان ہے

حکم ہے ! کر امتوں کی پیروی
دل لگا سوئے حرم ! رمضان ہے

روزہ داری کا ادب ہے بندگی
نام اس کا محترم ، رمضان ہے

یہ مہینہ زندگی کی موج ہے
دھڑکنوں کا زیر و بم ، رمضان ہے

صبر کے اندر چھپی ہے ہر خوشی
مٹ گئے سب درد و غم ، رمضان ہے

خاص تحفہ ہے شفاعت کے لیے
چشمِ رحمت کا بھرم ، رمضان ہے

اجتماعی صبر کے پرچم تلے
ایک ہیں عرب و عجم ، رمضان ہے

عاجزی کا درس ہے صبر و رضا
بندگی ہے سر بہ خم ، رمضان ہے

ہر گھڑی شام و سحر انعام ہے
نیکیاں ہیں ہر قدم ، رمضان ہے

حسنِ ضبطِ نفس ہے ، تقویٰ یہی
صبر ہے زیبِ قلم ، رمضان ہے

لاج رکھتا ہے مری ہمدم خدا
روزہ داروں کا بھرم رمضان ہے

مناقب خلفائے راشدین

یارانِ نبی ﷺ ، انوارِ جلی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ
دربارِ نبی ﷺ میں چار ولی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

ہو صدق و صفا یا حق کی صدا ، ہو علم و غنا یا صبر و رضا
کردار کی روشن شمعیں وہی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

اصحابِ نبی ﷺ کا شرف جدا ، ہے ان کی رضا میں رب کی رضا
قرآن نے جن کی گواہی دی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

ایمان مکمل ہے جن کا ، ایقان مکمل ہے جن کا
راضی بہ رضا ہیں غلامِ نبی ﷺ بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

صدیقؓ لقب ، فاروقؓ نشاں ، احساس غنیؓ ، حیدرؓ کی ولا
کردار کی عظمت جن سے ملی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

اسلام کی مشعل روشن کی ، انسان کی منزل روشن کی
تہذیب ہے جن کے دم سے سجی بو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ ، علیؓ

کیا شانِ امامت ہے ان کی ، کیا شانِ خطابت ہے ان کی
محراب کا دل ، منبر کے دھنی بو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ ، علیؓ

مہتاب سے روشن تاروں کی ، کیا اوج ہے ان مہ پاروں کی
ہر نام حسیں ، ہر اسم جلی بو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ ، علیؓ

ہو صدق ہرا یا حق اخضر ، ہو علم و غنا عنبر عنبر
گلشن میں حسیں ہر ایک کلی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

پنج تن سے مؤدت فرض ہوئی ، اصحابؓ سے نسبت فرض ہوئی
ہمدم ہے لبوں پر ذکر یہی بو بکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ

سب اولیاء کے سر پہ ولایت علیؓ کی ہے
ہر پیر اور فقیر کی دولت علیؓ کی ہے

رب جانتا ہے آپؓ کے اعلیٰ مقام کو
معلوم کب کسے جو حقیقت علیؓ کی ہے

حیدرؓ نے ذوالفقار کو خیبر شکن کیا
مرحب کو کیا خبر تھی جو طاقت علیؓ کی ہے

شیرِ خدا کے واسطے گھڑیاں بھی رک گئیں
سورج پلٹ گیا کہ عبادت علیؓ کی ہے

رشتہ ہے چار یار میں بحر النجوم کا
سب جانتے ہیں جو کہ فضیلت علیؓ کی ہے

رب نے دیا ہے چادرِ تطہیر کا صلہ
شہرِ نبی کے باب ہیں ، جنت علیؓ کی ہے

مومن ہوں اہلِ بیت کا ادنٰی غلام ہوں
ہمدم مرے بھی دل میں محبت علیؓ کی ہے

علیؓ امام ہمارے ہیں ہم غلامِ علیؓ
علیؓ کے نام پہ رہتا ہے دم غلامِ علیؓ

یہ سلسلہ ہے مودّت کا رک نہیں سکتا
جہانِ عشق میں ہوں گے نہ کم غلامِ علیؓ

یہ حق گوئی ہے اسے کربلا بھی کہتے ہیں
یہ داستان کریں گے رقم غلامِ علیؓ

کوئی گھٹا نہیں سکتا مقامِ آلِ رسول ﷺ
ڈٹے ہوئے ہیں خدا کی قسم غلامِ علیؓ

امیرِ شہرِ ولایت سے بھیک لینے کو
بڑھا رہے ہیں نجف کو قدم غلامِ علیؓ

کسی بھی دور کے مرحب کو مانتے کب ہیں؟
یہودِ عصر سے ہوں گے نہ خم غلامِ علیؓ

علیؓ علیؓ کا وظیفہ کیے ہیں شام و سحر
کہ سر بلند کیے ہیں علم غلامِ علیؓ

یہ بابِ علم سے نسبت کا استعارہ ہے
لہو سے تر کیے رکھیں قلم غلامِ علیؓ

ابو ترابؓ کا مطلب بخوبی جانتے ہیں
شفا سمجھتے ہیں خاکِ حرم غلامِ علیؓ

علیؓ کے نام سے دل میں بہار آتی ہے
مٹا رہے ہیں دلوں کے الم غلامِ علیؓ

خدا کے دین پہ سجدے میں سر کٹاتے ہیں
رکھے ہوئے ہیں وفا کا بھرم غلامِ علیؓ

کوئی لعین کبھی ان کو چھو نہیں سکتا
کسی یزید کا رکھیں نہ غم غلامِ علیؓ

یہ منقبت مری نسبت کا نام ہے ہمدم
"علیؓ امام من است و منم غلامِ علیؓ"

علم کے شہر کا باب نام علیؑ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ
حرف نہج البلاغہ کی ہے روشنی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

مصطفیٰ ﷺ کے قریں ، فاطمہؑ کے امیں ، وہ حسینؑ و حسنؑ کے ہیں بابا حسیں
حسنِ باغِ نبی ﷺ ، جانِ آلِ نبی ﷺ ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

جس کا مولا نبی ﷺ ، اس کا مولا علیؑ ، جو غلامِ علیؑ ، وہ غلامِ نبی ﷺ
خود نبی ﷺ نے بتایا مقام علیؑ ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

جن کی اولاد سے پیار ہے بندگی ، جن کے چہرے کا دیدار ہے بندگی
ذکر مولا علیؑ ہے مری بندگی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

اک طرف سبز گنبد کی پیاری چمک ، اک طرف ہے سنہری کلس کی دمک
طیبہ ء جاں سے بام نجف تک سجی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

حرفِ صدیقؓ میں ، نطق فاروقؓ میں ، لحن عثمانؓ میں ، جذبِ شبیرؓ میں
چارسو ہے مرے نعرہ ء حیدری ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

برگ سے بور تک ، بور سے پھول تک ، رنگ ، بود ونمو ، نور سے نور تک
گلستانِ ولایت کی تازہ کلی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

سارے ولیوں کے سر پر ہے دستِ کرم ، حسنِ نقشِ قدم میں ہے رمزِ کرم
جو غلامِ علیؑ ہے وہی ہے ولی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

وجد و وجدان میں ، علم و عرفان میں ، حرفِ امکان میں ، حسنِ ایمان میں
دل کی دھڑکن میں ہے بس یہی آگہی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

وقت روکا گیا ، بندگی کے لیے ، معرفت کے لیے ، آگہی کے لیے
ڈوبتے ڈوبتے روشنی رک گئی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

ہے محبت یہی ، ہے مودت یہی ، میری چاہت یہی ، ہے عقیدت یہی
حبِّ آلِ نبی ﷺ ہے مری زندگی ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

غوثِ اعظمؒ نے کی ہے بہ نام علیؑ ، ہر قطب اور ابدال کی رہبری
بو قلندر نے پائی ہے بوئے علیؑ ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

حرفِ ہمدم پہ کیسا کرم ہو گیا ، سرخ روحسنِ موئے قلم ہو گیا
منقبت سے حسیں ہو گئی شاعری ، میرے مولا علیؑ ، میرے مولا علیؑ

شاہِ مردانِ وفا ، مولا علیؑ
حق نما ، شیرِ خدا ، مولا علیؑ

فقر کی چادر میں لپٹا نور ہے
پیکرِ صبر و رضا ، مولا علیؑ

کعبۃ اللہ سے درِ تطہیر تک
جانِ آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، مولا علیؑ

مرحبا کیا شان ، کیا تعریف ہے
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتضیٰؑ ، مولا علیؑ

راز یہ " من کنت مولا " سے کھلا
سب کے ہیں مشکل کشا ، مولا علیؑ

حیدرِ کرّار ہیں خیبر شکن
وقت نے دیکھا ، کہا ، مولا علیؑ

"لا لا فتیٰ الا علیؑ ، کوئی نہیں
بے مثل ہیں مرحبا ، مولا علیؑ

کھول کر نہج البلاغہ دیکھیے
معرفت کی ہیں ضیا ، مولا علیؑ

علم کا ہے استعارہ روشنی
روشنی کا ہے دیا ، مولا علیؑ

ہر ولی کے در سے یہ پیغام ہے
بادشاہِ اولیا ، مولا علیؑ

ذوالفقارِ عشق کی یلغار ہے
چار سو نعرہ لگا ، مولا علیؑ

بابِ شہرِ علم ہمدم جب کھلا
دھڑکنوں سے لکھ دیا ، مولا علیؑ

منقبت دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوہ ء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے فاطمہؑ
نور کی کلی ہے فاطمہؑ

چار سو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے
حق ہے ، روشنی ہے فاطمہؑ

حبّ اہلِ بیت ہے یہی
جزوِ زندگی ہے فاطمہؑ

پھول ہیں حسینؑ اور حسنؑ
گلشن علیؑ ہے فاطمہؑ

ذکرِ فاطمہؑ ہے بندگی
رمزِ آگہی ہے فاطمہؑ

سیرتِ رسول ﷺ کی امیں
ہر قدم چلی ہے فاطمہؑ

ہمدمِ خیال میں لکھی
مدحتِ جلی ہے فاطمہؑ

قطعات

صدیقؓ

نام و نسب فضول ، قبیلہ فضول ، بس
جاہ و جلال ، کچھ بھی نہیں ہے قبول ، بس
ہجرت کی رات طے یہ ہوا ہے اصول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول ﷺ ، بس

ناطق حق

میزان پہ کیا چیز ہے؟ کیا تول رہا ہے؟
انصاف ترازو کا بھرم کھول رہا ہے
فاروقؓ لقب ، دستِ مساواتِ محمد ﷺ
ناطق ہے عمرؓ ، لب پہ خدا بول رہا ہے

کاتبِ حق

ترتیل سے اترے ہوئے قرآن کے صدقے
تہذیب ملی صاحبِ عرفان کے صدقے
قرآن کو ترتیب دیا کاتبِ حق نے
آدابِ تلاوت ملے عثمانؓ کے صدقے

علیؓ علیؓ

دل میں علیؓ کا نام ، زباں پر علیؓ علیؓ
رکھتا ہے قلب و جاں کو منور علیؓ علیؓ
مولا علیؓ ہے جس کا ولی ، اس کا نبی ﷺ ہے
نسبت مری ہے نعرہ ء حیدرؓ علیؓ علیؓ

مرا حسینؓ

صبر و رضا میں عشق کی معراج عین ہے
دل کا سرور ہے ، مری آنکھوں کا چین ہے
نسبت حسینؓ کی ہے مرے مصطفے ﷺ کے ساتھ
مولا حسینؓ ہے ، مرا آقا حسینؓ ہے

سلام و قصائد
بحضور حضرت امام حسینؓ

وجودِ ہست پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے
ازل سے وقت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

متاعِ خیمہء جاں ہے صدائے صبرورضا
کہ دل کے تخت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

حسینیتؓ کے مسافر بھٹک نہیں سکتے
وفا کے دشت میں اسمِ حسینؓ لکھا ہے

جلا رہی ہے لہو کے چراغ ظلمت میں
ہوا کے دست پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

ہرا بھرا ہے گلستاں وفا قبیلے کا
ہر اک درخت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

مرا نصیب ستارا کبھی نہ ڈوبے گا
مرے تو بخت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

یہی تو خاص کرامت ہے میرے مولا کی
ہر حق پرست پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

ہر ایک ظلم پہ مٹنے کا خوف طاری ہے
کہ مہرِ ثبت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

یزیدیت کبھی ہمدمؔ پنپ نہیں سکتی
جبینِ وقت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے

وفا کے دشت میں دریا غمِ شبیرؓ کا موسم
سرِ کرب و بلا ٹھہرا غمِ شبیرؓ کا موسم

لہو سے تازگی بخشی گئی نخلِ شہادت کو
نوائے فکر کا جھونکا غمِ شبیرؓ کا موسم

ازل سے بارشیں یونہی نہیں ہوتی رہیں ہم پر
ازل سے آسماں پر تھا غمِ شبیرؓ کا موسم

گلابی ان کھلی کلیوں پہ بکھرے شبنمیں قطرے
کلیجہ چیر کر نکلا غمِ شبیرؓ کا موسم

تصوّر جب کیا دل نے علی اصغرؓ کے چہرے کا
جگر میں تیر بن اترا غمِ شبیرؓ کا موسم

ابھی تک خیمہء جاں میں سلگتی راکھ باقی ہے
دیا سا بن کے آیا تھا غمِ شبیرؓ کا موسم

پیامِ صبحِ نو تھا وہ کہاں شامِ غریباں تھی
سرِ نوکِ سناں چمکا غمِ شبیرؓ کا موسم

جسے صبر و رضا کی وہ صدائیں یاد رہتی ہیں
اسے ہنسنے نہیں دیتا غمِ شبیرؓ کا موسم

الم کے جاں گسل لمحے، دکھوں کی بیکراں صدیاں
بڑا دلگیر و روح فرسا ! غمِ شبیرؓ کا موسم

ہماری کائناتِ غم رہی ہے بس یہی ہمدم
وہیں روئے جہاں پایا غمِ شبیرؓ کا موسم

بے چارگی میں درد کا چارا حسینؑ ہے
دینِ محمدی ﷺ کا سہارا حسینؑ ہے

تسلیم ہو رہی ہے شہادت حسینؑ کی
کرب و بلا میں عشق کا مارا حسینؑ ہے

نہرِ فرات کوثر و تسنیم کو بھی دیکھ
بحرِ کرم کا ایک کنارا حسینؑ ہے

ہم سے الجھ رہا ہے یزیدی سماج کیوں
کیا جانتا نہیں کہ ہمارا حسینؑ ہے

حبِ حسینؑ اصل میں حبِ رسول ﷺ ہے
مومن کو اپنی جان سے پیارا حسینؑ ہے

تاریکیوں میں دفن ہے چہرہ یزید کا
اوجِ فلک پہ نور کا تارا حسینؑ ہے

جبر و ستم سے برسرِ پیکار آج بھی
ہر حق پرست قوم کا نعرہ حسینؑ ہے

جنت حسینؑ کی ہے وراثت حسینؑ کی
ہمدمؔ وہاں بھی راج دلارا حسینؑ ہے

میدان کربلا میں شجاعت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی

چھے ماہ کا شیر خوار بھی حق پر لٹا دیا
ہے کتنی بے مثال سخاوت حسینؑ کی

کانٹوں کے درمیان میں اک پھول کھل گیا
حر کو نصیب ہوئی ہے اطاعت حسینؑ کی

قرآن اس عروج پہ کیوں ناز نہ کرے
نیزے پہ ہو رہی ہے تلاوت حسینؑ کی

آقاؐ سے ہیں حسینؑ تو آقاؐ حسینؑ سے
سب سے عظیم تر ہے یہ نسبت حسینؑ کی

مولا علیؑ سے ایک ہی سجدہ قضا ہوا
اس کی ادا پہ ختم عبادت حسینؑ کی

سجدے میں سر کٹا کے شہادت دوام کی
دشمن بھی جانتے ہیں یہ عظمت حسینؑ کی

جس کو یزید وقت سے نفرت ہے ہر گھڑی
اس کو ملی ہوئی ہے محبت حسینؑ کی

یہ راز رازِ عشق ہے ہمدم خدا گواہ !
معلوم کب کسی کو حقیقت حسینؑ کی

حسین ابن علیؓ کی محبتوں کو سلام
قبائے صبر میں لپٹی شہادتوں کو سلام

خدا کے دین سے منسوب چاہتوں کی خیر
نبی ﷺ کے نام پہ ساری عقیدتوں کو سلام

ہر ایک پھول میں شامل ہے بوئے عشق رسول ﷺ
علیؓ کے پیار سے مہکی محبتوں کو سلام

ازل سے ڈھونڈ رہا ہے جنہیں شعورِ وفا
کھلیں جو بزمِ جہاں پر حقیقتوں کو سلام

صداقتوں کی امیں ہے نوائے فکرِ حسینؓ
سلام ! عزمِ حسینیؓ کی عظمتوں کو سلام

کٹا نماز میں جو سر سرِ سناں اٹھا
جبین نیاز کی سچی عبادتوں کو سلام

چمک رہی ہیں جہاں میں پیام حق بن کر
غرور و ظلم مٹانے کی جراتوں کو سلام

زبانِ خلق پکارے گی دیکھنا اک دن
شہیدِ کرب و بلا کی صداقتوں کو سلام

بہت عظیم ہے نسبت سلام کی ہمدم
غمِ حسینؓ میں لکھی عبارتوں کو سلام

صدائے وقت نے رکھا ہے آشنائے حسینؓ
فراتِ فکر میں رہتا ہے آبنائے حسینؓ

پیامِ عشق میں شامل ہے حرفِ صدقِ خلیل
ہے دشتِ کرب و بلا میں سخن سرائے حسینؓ

یہ پنجتن کا گھرانہ ہے ایک مرکز پر
نبی ﷺ برائے علیؓ ہیں علیؓ برائے حسینؓ

یزیدیت کا وتیرہ وہی رہا ہے مگر
بپا ہے آج بھی دنیا میں کربلائے حسینؓ

ہمارے سر پہ شہادت کی حکمرانی ہے
کفِ شعور پہ سجتی ہے بس قبائے حسینؓ

رواں دواں ہے لہو میں بس ایک موجِ خرام
حسینیت کی مسافت ہے نقشِ پائے حسینؓ

اسی نے تشنہ لبی کو نمود بخشی ہے
لبِ فرات رہی ہے جو پیاس! ہائے حسینؓ

دلوں کو گلشن زہراؓ سے نور ملتا ہے
صدائے موجہء گل میں بھی ہے نوائے حسینؓ

ہے ظلمتوں کی غلامی میں جان بے معنی
یہ فلسفہ بھی زمانے میں لے کے آئے حسینؓ

ہمیں بھی اپنے لہو کا خراج لینا ہے
بلند کرنے لگے ہیں جو ہم صدائے حسینؓ

یہی درود ہے آلِ رسول ﷺ پر ہمدمؔ
مجھے عزیز ہے نعتِ نبی ﷺ ثنائے حسینؓ

چراغِ شب میں نمودِ نہاں امام حسینؓ
کفِ شعور کی موجِ رواں امام حسینؓ

یزیدیت کی حکومت کا کچھ جواز نہیں
کہاں یزیدِ زمانہ کہاں امام حسینؓ

رہی تلاوتِ قرآن یوں بہ نوکِ سناں
درِ رسول ﷺ کی سچی زباں امام حسینؓ

نمازِ عشق میں لازم ہے کربلائی شعور
حسینیت کے امامِ زماں امام حسینؓ

صدائے دشتِ بلا ہے وہ آخری خطبہ
نمازِ صبر و رضا کی اذاں امام حسینؓ

تنے ہوئے تھے اندھیرے جہاں شبِ عاشور
مٹا گئے سبھی وہم و گماں امام حسینؓ

مرے نبی ﷺ کی وراثت ہے کوثر و تسنیم
ہوئے ہیں خلدِ بریں میں جواں امام حسینؓ

گلے پہ تیر چلانے سے پہلے سوچ لعین
ہیں سبطِ سرورِ کون و مکاں امام حسینؓ

جو لازوال ہے کردار مر نہیں سکتا
کہ سرخ رو ہے سرِ داستاں امام حسینؓ

وہاں پہ خونِ شہیداں دوام ہوتا ہے
کیا ہے آپ نے سجدہ جہاں امام حسینؓ

سخن سرائے میں ہمدم یہی ہے موج سخن
مرا سلام ، قصیدہ ، فغاں امام حسینؓ

وفا کے دشت میں جو داستاں لکھی بہتر نے
دبستانِ شہادت میں کبھی دیکھی نہ ساگر نے

چلایا حرملا نے تیر جو شبیرؓ کی جانب
اسے روکا ہے سینے پر شہادت دی ہے اصغرؓ نے

جو لذت پیاس میں پائی نہیں دریا کے پانی میں
فراتِ فکر بخشی ہے مئودت کے سمندر نے

خدا کو پوجنے والو ! ذرا تاریخ سے پوچھو
کہاں بیٹے لٹائے ہیں عبادت میں کسی گھر نے

سرِ نیزہ سجا لیکن جھکا کب جھوٹ کے آگے
کٹا کر خود کو سجدے میں بلندی پائی ہے سر نے

یہ پیاسے تو نہیں جامِ شہادت بانٹنے والے
دیے ہیں جام بھر بھر کے انہیں ساقیِ کوثر نے

حسینیؓ فکر زندہ ہے سرِ کرب و بلا اب بھی
کیا ہے وار صدیوں سے یزیدیت کے لشکر نے

بپا ہے آج بھی شامِ غریباں سوچ میں ہمدم
لکھا ہے مرثیہ خونِ جگر سے ہر سخن ور نے

پیکر صبر و رضا ، بر سر پیکار حسینؓ
ہر مسافر کے لیے قافلہ سالار حسینؓ

فرض ہے ہم پہ عقیدت سے قصیدہ تیرا
یا حسینؓ ابن علی حیدر کرارؓ ، حسینؓ

کون بکھری ہوئی کلیوں کو سمیٹے ہائے
سب شہیدوں کے ہوئے خود ہی عزادار حسینؓ

صبر سے معرکہ آرائی کا طالب وحشی
ظلم کے آگے شہادت کا طلبگار حسینؓ

کیوں نہ ایمان کی تکمیل مئودت ٹھہرے
سب سے اچھی ہے یہی نسبت سرکار حسینؓ

عشق ہر حال میں تسلیم و رضا چاہتا ہے
کر گئے عشق کا سودا بھی سرِ دار حسینؓ

خشک مٹی تھی زمانے میں سر کرب و بلا
موجہ ء خوں سے بناتے گئے گل زار حسینؓ

جس کی بیعت ہو محمد ﷺ کے حسیں ہاتھوں پر
دستِ ظلمت سے جھکے کیسے وہ مینار حسینؓ

ہر زمانے میں ترے چاہنے والے ہوں گے
یہ بہتر ہی نہیں عشق میں سرشار حسینؓ

''واستعینو'' پہ عمل صبر و رضا کا باعث
سجدہ ء عشق بنا آپ کی تلوار حسینؓ

اہل ایمان کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل
ہر منافق کے لیے باعث آزار حسینؓ

ختم ہے جس پہ محبت میں فنا ہو جانا
عشق کی سچی کہانی کا ہے کردار حسینؓ

تو نے بخشی ہے چراغوں کو مسافت ایسی
بڑھتے جاتے ہیں شہادت کے علمدار حسینؓ

ظلمتِ دہر کے سینے پہ لپکتی تلوار
ہر یزیدی کے مقابل ترا انکار حسینؓ

اب کسی ظلم کی بیعت نہیں ہونے والی
ہر زمانے میں امامت کا ہیں معیار حسینؓ

جو بگولا بھی لپکتا ہے بکھر جاتا ہے
ظلمتِ شب میں رہا نور کی دیوار حسینؓ

سچ بیانی ہے حقیقت میں وظیفہ ان کا
خیمہ ء جاں سے نکلتے ہیں ضیا بار حسینؓ

مٹ گیا ظلم کا پروردہ یزیدی لشکر
سر بلندی پہ رہا صبر سے دوچار حسینؓ

میرے ایمان کا محور ہے یہ نسبت ہمدم
میرے آقا ﷺ کی محبت مرے غم خوار حسینؓ

کرب و بلا میں صبر کا بانی حسینؓ ہے
دشت وفا کی ساری کہانی حسینؓ ہے

بجھتی ہے پیاس دشت کی ذکرِ حسینؓ سے
موجِ فرات فکر کا پانی حسینؓ ہے

نام خدا خلیلؑ کی سنت دوام کی
سبط نبی ﷺ ہے ، عشق کا ثانی حسینؓ ہے

پیاسے لڑے ہیں دشت میں آقا کے نام پر
تشنہ لبوں کے خوں میں روانی حسینؓ ہے

نیزے پہ سر بلند ہے، قامت تو دیکھیے
کہتا ہے کون جنگ میں فانی حسینؓ ہے

آقائے دوجہاں ﷺ سے مئودت ہے بس یہی
آقا کے ہر غلام کا جانی حسینؓ ہے

حرف جلی ہے، حسن شہادت کا بانکپن
تاریخ کا شباب، جوانی حسینؓ ہے

اسلام کے ستون کی تفسیر پیش کی
صبر و رضا کا حسنِ معانی حسینؓ ہے

رکتا نہیں ہے عشق میں اٹھتا ہوا قدم
فکر رسا میں سرِّ نہانی حسینؓ ہے

ہمدم اِسی شعور سے نسبت ملی ہمیں
تصویرِ مصطفی ﷺ کی نشانی حسینؓ ہے

کرب و بلا میں صبر کا کردار دیکھنا
اہلِ وفا میں کون ہے سردار دیکھنا

سر تو کٹا ہوا ہے پہ سجدہ گزار ہے
نیزے پہ سر بلند ہے دستار دیکھنا

حرؓ نے سکھا دیا ہے اطاعت کا یہ اصول
ہو دیکھنا تو قافلہ سالار دیکھنا

خیبر سے کربلا کا سفر طے کیے ہوئے
سبطِ علیؓ کے ہاتھ میں تلوار دیکھنا

اے وقت کے شعور تو عزم حسینؓ کو
دشتِ وفا میں بر سر پیکار دیکھنا

موجِ فرات دیکھنا ! بے آب تو نہیں
باغِ ارم کے پھول ہیں مہکار دیکھنا

سینچا ہے ریگ زار کو خون رسول ﷺ نے
اگتے رہیں گے دشت میں اشجار دیکھنا

نکھری ہے بوند بوند سے ہر سو کلی کلی
بکھرا ہوا ہے ریت پہ گل زار دیکھنا

خیمے جلے ہوئے ہیں غریبوں کی شام ہے
ظلمت پرست دور کے آثار دیکھنا

ہمدم یہ قافلہ ہے محمد ﷺ کے نور کا
عباسؓ ہے وہ جس کا علمدار دیکھنا

کرب و بلا میں صبر سکھایا حسینؓ نے
دشت وفا میں گھر جو بسایا حسینؓ نے

راہ وفا چلا ہے جو پھولوں کا قافلہ
ہر پھول ہر کلی کو لٹایا حسینؓ نے

نسبت رسول پاک ﷺ سے ایسی دوام کی
کردار مصطفے ﷺ کا نبھایا حسینؓ نے

مے خانہ ء رسول ﷺ میں کوثر کو پا گئے
پیاسوں کو ایسا جام پلایا حسینؓ نے

آبِ فرات یہ تری اوقات ہی نہ تھی
صحرا کی پیاس کو بھی بجھایا حسینؓ نے

حقّا کہ لا الٰہ کی بنیاد ہیں حسینؓ
اسلام کیا ہے یہ بھی بتایا حسینؓ نے

خونِ رگ رسول ﷺ ہی موج نمود ہے
صحرا میں ہر گلاب کھلایا حسینؓ نے

نسبت رسولِ پاک ﷺ سے ایسی دوام کی
کردار مصطفے ﷺ کا نبھایا حسینؓ نے

یہ راز بندگی ہے کہ بام عروج ہے
سجدے میں سر جھکا کے اٹھایا حسینؓ نے

روتا ہے حرف حرف تو بنتا ہے مرثیہ
تاریخِ کربلا کو رلایا حسینؓ نے

صبر و رضا کا درس دیا ہے جہان کو
سارا نصابِ عشق پڑھایا حسینؓ نے

بامِ درِ رسول ﷺ پہ معراج پا گیا
اپنا غلام جس کو بنایا حسینؓ نے

جبر و ریا کے سامنے صبر و رضا بھی ہے
آئینہ ء حیات دکھایا حسینؓ نے

روشن ہے کائنات میں شمع حسینؓ کی
ظلمت کا ہر چراغ بجھایا حسینؓ نے

زندہ غم حسینؓ سے میرا شعور ہے
میرا چراغِ دل بھی جلایا حسینؓ نے

طاغوطیت کے سامنے رستہ سند ہوا
چل کر جو کربلا میں دکھایا حسینؓ نے

انسانیت کو امن کا پیغام لکھ دیا
مقتل میں انقلاب جو لایا حسینؓ نے

پیغام کربلا ہے تلاوت حسینؓ کی
ہمدم سنو کہ کیا ہے سنایا حسینؓ نے

صبر و رضا کے باب میں زندہ حسینؓ ہے
دشتِ بلا میں عشق کا جھنڈا حسینؓ ہے

کہنا پڑے گا دین کا چہرہ حسینؓ ہے
کیوں کہ وفا میں صاحبِ سجدہ حسینؓ ہے

کس کی مجال خون سے تاریخ لکھ سکے
جبر و ستم کے سامنے آیا حسینؓ ہے

نیزے پہ سر بلند ہے لیکن جھکا نہیں
سب کچھ لٹا کے جنگ میں جیتا حسینؓ ہے

وارث ہوا ہے کوثر و تسنیم کا مگر
نہرِ فرات دیکھ ! کہ پیاسا حسینؓ ہے

مہکے ہوئے گلاب ہیں باغِ رسول ﷺ میں
ہر پھول ، ہر کلی کا سراپا حسینؓ ہے

تاریخ کے شعور نے ہمدم بتا دیا
منبر درِ رسول ﷺ ہے ، خطبہ حسینؓ ہے

موج فرات فکر کی تفسیر ہے حسینؓ
تشنہ لبوں کی پیاس میں تاثیر ہے حسینؓ

اللہ ہے جس کے ساتھ وہ اہل نماز اور
کرب و بلا میں صبر کی تصویر ہے حسینؓ

کتنے حسیں خطاب نبی ﷺ نے عطا کیے
شبرؓ حسنؓ کا نام ہے شبیرؓ ہے حسینؓ

آقا کہیں ، امام کہ سبط نبی ﷺ کہیں
سب نسبتوں کی ایک ہی زنجیر ہے حسینؓ

تاریخ کے نصاب میں حرف شعور ہے
انسانیت کے باب کی توقیر ہے حسینؓ

دریا کی موج موج ہے پیاسی حسینؓ کی
پانی مچل رہا ہے کہ دل گیر ہے حسینؓ

صبر و رضا میں عشق کی تفسیر کیا کریں
شاہ است حسینؓ ، دین کی جاگیر ہے حسینؓ

نسبت ہے جس کے نام سے ہر ذی وقار کو
مرشد مرا حسینؓ ، مرا پیر ہے حسینؓ

رزم جہان دل میں ادائے قلندری
حقا ! صدائے نعرہ ء تکبیر ہے حسینؓ

اپنے لہو سے دین کی حرمت بحال کی
ٹوٹے ہوئے نظام کی تعمیر ہے حسینؓ

جلتا ہوا چراغ کہ خورشید صبح نو
ظلمت کدے میں فکر کی تنویر ہے حسینؓ

الذوالفقار بن کے جو حیدرؓ کے پاس تھی
دشمن کے واسطے وہی شمشیر ہے حسینؓ

کربل میں سر جھکا ہے نہ کردار آپؓ کا
زینبؓ کے سر پہ چادر تطہیر ہے حسینؓ

کس کی مجال ہے یہ شہادت مٹا سکے
ہمدم جبین وقت پہ تحریر ہے حسینؓ

صبر و رضا کا باب کھلا نامِ کربلا
شبیرؓ نے دیا ہے جو پیغامِ کربلا

تہذیب کے حضور یہ لکھا ہے نور سے
روشن ہیں اس جہان میں ایّامِ کربلا

ٹھہرو ! ابھی چراغ پڑے ہیں ادھر ادھر
رنگین ہے لہو سے ابھی بامِ کربلا

نکلا ہے آفتاب جہاں میں حسینؓ کا
ظلمت کے سامنے ہے یہی شامِ کربلا

ہاں ! وارثانِ کوثر و تسنیم ہیں وہی
جن تشنگاں پہ ختم ہوا جامِ کربلا

ہر دور کے یزید نے دھوکہ دیا ہمیں
ہر دور میں رہا ہے یہی دامِ کربلا

دشتِ بلا میں ظلم کی جب انتہا ہوئی
دیکھے ہیں آسماں نے بھی آلامِ کربلا

لازم ہوئی شعور کو بیعت حسینؓ کی
آغازِ فکرِ نو ہے یہ انجامِ کربلا

ظالم کی ارضِ جہل پہ گہرا سکوت ہے
سجدے پہ تھم چکا ہے وہ ہنگامِ کربلا

اٹھتا دھواں ہے جسم پہ گرد و غبار ہے
باندھا ہے وحشتوں نے جو احرامِ کربلا

نیزے پہ سربلند نے توحید عام کی
برباد کر چلا ہے وہ اصنامِ کربلا

جل کر بھی جان و دل سے وہ منظر نہیں گیا
روشن ہیں کس چراغ سے خیّامِ کربلا

ہمدم صدائے جاں میں نوائے حسینؓ ہے
وجدان ہو گیا مرا الہامِ کربلا

۞

طیبہ کا مسافر ہے کہ سردارِ نجف ہے
یہ کون سیاہ دور کی ظلمت کا ہدف ہے

نسبت کا فریضہ ہے مودت سے ادا کر
ایماں کا تقاضا ہے، کہ تو کس کی طرف ہے؟

مرحب ہو ، یزیدی ہو کہ مرزا کا مقلد
ہر دور کا گستاخ ، لعین ابن خلف ہے

جی جان سے قرباں ہیں وفادار بہتر
بچہ ہے ، جواں ہے ، کوئی بارِیش سلف ہے

روشن ہیں مرے ننھے دیے جس کو مٹا کر
تہذیب کے سینے سے وہ کردار حذف ہے

یوں ہی تو نہیں گوہر نایاب فروزاں
یہ گنجِ ضیا بحرِ محمد ﷺ کا صدف ہے

نفاق ہو ، کینہ ہو کہ شر اہلِ جفا کا
ہر زہر کا تریاق ، مجھے خاکِ نجف ہے

دستار مرے سر پہ اسی غم نے رکھی ہے
یہ نسبتِ شبیرؓ مجھے عزّ و شرف ہے

تو آج بھی ہنستا ہے عزادار کے غم پر
ظالم ! مجھے معلوم ہے کیا تیرا شغف ہے

دایاں ہے نہ بایاں ہے کوئی اہلِ وفا میں
شبیرؓ کے لشکر میں فقط ایک ہی صف ہے

ہر چشمِ عدو خیمہ ء جاں دیکھ رہی ہے
لایا ہے کوئی تیر ، کوئی تیغ بہ کف ہے

ظالم ! ترے کردار نے چولا نہیں بدلا
مظلوم کا سینہ ترے تیروں کا ہدف ہے

عاشور کا دن تجھ کو بتاتا ہے یزیدی
یہ عصر کا سجدہ رہِ سالارِ نجف ہے

ہمدم مری اوقات بڑھائے گا یہ پرسہ
ہاں نامہء اعمال میں اک غم بھی تو لف ہے

تہذیب اور کیا ہے ؟ جو صدائے کربلا ہے
تاریخ اور کیا ہے ؟ جو سوائے کربلا ہے

ہر چیز سے مقدم ہے در نبی ﷺ کی نسبت
یہ سلسلہ وفا کا ، یہ وفائے کربلا ہے

سچ پوچھیے تو لعنت ہے یہی یزیدیوں پر
ظلمت کدے میں رقصاں جو بلائے کربلا ہے

اللہ ! جھک رہا ہے سر دشت اور کیا کیا ؟
سجدے میں سر جھکائے ہوئے ہائے ! کربلا ہے

سب کچھ لٹا دیا ہے، یہی صبر اور رضا ہے
تسلیم اور کیا ہے؟ جو قضائے کربلا ہے

جبر و ریا کے مارے، مرے دیس بس رہے ہیں
ظلمت ہے، تیرگی ہے کہ فضائے کربلا ہے

اپنی منافقت پر بھی وہ رو کے جی رہے ہیں
ملعون کوفیوں پر یہ سزائے کربلا ہے

لاکھوں سلام ان پر ہے کروڑ ہا محبت
پرسہ میں دے رہا ہوں کہ عطائے کربلا ہے

قرطاس پر ہوا ہے یہ قلم فگار میرا
حرفِ سخن عزا ہے کہ نوائے کربلا ہے

تطہیر کی کلی ہے، کہ ضیائے فاطمہؓ ہے
زینبؓ کے سر پہ رکھی جو ردائے کربلا ہے

کوئے وفا میں اکثر میں پھرا ہوں پا بجولاں
دامن دریدگی ہے کہ قبائے کربلا ہے

اب تک حسینیوں پر وہی عالم خودی ہے
اب تک یزیدیوں میں وہ انائے کربلا ہے

پانی کے مسئلے پر مری جنگ ہے عدو سے
پانی کا مسئلہ تو ستم ہائے کربلا ہے

بیمارِ کربلا سے جو ملا ہے مجھ کو ہمدم
صدقہ ہے یہ سخن کا ، یہ دعائے کربلا ہے

جو بنائے لا الہ ہے، وہ بنائے کربلا ہے
جو رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے، وہ رضائے کربلا ہے

یہ فروغِ بندگی ہے کہ نمودِ زندگی ہے
میں چراغ ہو رہا ہوں کہ ہوائے کربلا ہے

میں صدائے جرس کو بھی دمِ عشق لکھ رہا ہوں
مرا قافلہ حسینیؓ بہ رضائے کربلا ہے

اسے پیاس لگ رہی ہے نہ فرات کی طلب ہے
اے یزیدیو! نہ چھیڑو، یہ گدائے کربلا ہے

یہ وجود بھی اسی کے یہ سجود بھی اسی کے
وہ خدا مرا خدا ہے، جو خدائے کربلا ہے

وہ لبوں کو چومتے تھے ، یہ لہو کو چومتی ہے
وہ ادائے مصطفےٰ ﷺ تھی یہ ادائے کربلا ہے

نہ درِ نبی ﷺ سے نکلا ، نہ درِ نبی ﷺ کو چھوڑا
مرا آخری ٹھکانہ تو سرائے کربلا ہے

یہ لباس زندگی ہے، یہی میری بندگی ہے
یہ سیاہ رنگ چادر تو قبائے کربلا ہے

میں گزر چکا ہوں پہلے بھی اسی دیارِ شب سے
یہ فضائے جبر ہمدم تو ادائے کربلا ہے

صبر و رضا کا باب کھلا کربلا کے بعد
زینبؓ نے جو خطاب کیا کربلا کے بعد

سجدے میں جھک رہا تھا کہ تسلیمِ عصر تھی
نیزے پہ چڑھ کے سر نہ جھکا کربلا کے بعد

سبزے کو تیرگی میں بدلنے کی دیر تھی
ہے سرخ فام حرفِ ندا کربلا کے بعد

کتنے چراغ دے کے اٹھائی گئی سحر
جلتا ہے کس کے گھر کا دیا کربلا کے بعد

انسان پوچھتا ہے امامِ شعور سے
ملتا ہے کیا سبھی کو خدا ؟ کربلا کے بعد

منسوب ہو گئی ہے مودت شعور کی
نامِ حسینؓ عشق لڑا کربلا کے بعد

کوفہ میں سو گیا تھا ضمیرِ جہاں مگر
اسمِ حسینؓ لے کے اٹھا کربلا کے بعد

آپ اپنی موت مر گئی ظلمت یزید کی
سورج حسینؓ کا نہ ڈھلا کربلا کے بعد

نامِ خدا بلند نہ کرتے حسینؓ اگر
کرنا تھا کس نے ذکرِ خدا کربلا کے بعد

یہ فکر دے گئے ہیں شہیدانِ کربلا
دینِ خدا ہے صبر و رضا کربلا کے بعد

ورنہ دیارِ فکر میں ظلمت کا راج تھا
شبیرؓ سے ہوئی ہے ضیا کربلا کے بعد

بعد از خدا یہ دین بچایا حسینؓ نے
دیکھا خدا نے جو بھی ہوا کربلا کے بعد

ہر دختر جہاں تھی سکینہؓ کے روپ میں
زینبؓ بے جس پہ رکھی ردا کربلا کے بعد

سینہ لہو لہو ہے تو چہرے پہ دھول ہے
کس منہ سے طیبہ جائے صبا کربلا کے بعد

تاریخ کر سکی نہ رفو تار تار دل
الجھی ہوئی ہے فکرِ قبا کربلا کے بعد

تختی شعور و فکر کی تصویر بن گئی
نام حسینؓ جب بھی لکھا کربلا کے بعد

سجدے میں سر کٹا کے دکھایا حسینؓ نے
اچھا ہے کون اور برا کربلا کے بعد

صدقے میں ہر مریض شفایاب ہو گیا
بیمارِ کربلا ہے شفا کربلا کے بعد

تفریق ہو گئی ہے حسینؓ و یزید میں
نعرہ علیؓ کا جب بھی لگا کربلا کے بعد

کچھ لوگ آج بھی ہیں مقلد یزید کے
اک اور سانحہ بھی ہوا کربلا کے بعد

عباسؓ کا علم ہے ، طمانچہ یزید کو
حقا ، کہ جو بھی ہاتھ اٹھا کربلا کے بعد

روتا ہے آسمان بھی ظلمِ عظیم پر
لازم ہوئی ہے ہم پہ عزا کربلا کے بعد

بیعت کسی یزید کی ہمدم نہ کر قبول
دھڑکن میں گونجتی ہے صدا کربلا کے بعد

دَرِ رسول ﷺ سے نکلا جو اہلِ صبر کے ساتھ
ہے کاروانِ مدینہ امامِ عصر کے ساتھ

یہ بارشیں کسی دریا کا استعارہ ہیں
فراتِ چشم نمیدہ ہوا ہے ابر کے ساتھ

جو سر کٹے ہیں مودّت میں ، جھک نہیں سکتے
شہید سینہ سپر ہیں شعورِ نصر کے ساتھ

حسینیت میں بہتّر مراد پا بھی گئے
یزیدیت کے مسافر کھڑے ہیں جبر کے ساتھ

کھلا ہے کرب و بلا میں مقامِ صبر و رضا
یہ داستان مکمل ہے لف و نشر کے ساتھ

رضائے عشق یہی ہے کہ سر کٹائے چلیں
مقابلہ نہیں بنتا قضا و قدر کے ساتھ

اٹھا ہوا ہے جو نیزے پہ سر حسینؓ کا ہے
کبھی ہوا تھا جو سجدہ گزار فخر کے ساتھ

حسینیت کی مسافت کا ہے سپہ سالار
جو بادشاہ کھڑا ہے سپاہِ فقر کے ساتھ

مزارِ عشق پہ اسم حسینؓ لکھا ہے
کھلے ہوئے ہیں شہادت کے پھول قبر کے ساتھ

یزیدیت پہ مسلسل عذاب جاری ہے
گزر رہی ہے قیامت حساب و حشر کے ساتھ

یہ بندگی کا قرینہ بھی کربلا سے ملا
کہ ایک سجدہ بہت ہے نمازِ قصر کے ساتھ

ہم اہلِ دل جسے کہتے ہیں کربلا ہمدم
صدائے عہدِ وفا ہے یہ اہلِ بدر کے ساتھ

احساس کربلا ہے؛ دل میں صدائے غم ہے
صدیاں گزر گئی ہیں پھر بھی فضائے غم ہے

جگنو ہیں یا ستارے یا دیپ جل رہے ہیں
آنسو چمک رہے ہیں، ہر سو ضیائے غم ہے

یہ بے کراں اداسی اک غم کا سلسلہ ہے
تہذیب کے سفر میں یہ ارتقائے غم ہے

طیبہ سے چل رہا ہے وہ قافلہ ہمارا
ہر شہ سوار اوڑھے سر پر قبائے غم ہے

قبریں نہیں بہتر خیمے لگے ہوئے ہیں
میدانِ کربلا میں روشن سرائے غم ہے

رنگِ شفق سے ظاہر ہیں آسماں کے آنسو
کیسا جہانِ غم ہے، کیسا خلائے غم ہے

زخموں سے چور لیکن مسکان ہے لبوں پر
کھلتے ہوئے گلوں کی اپنی ادائے غم ہے

صحرا کی زرد آنکھیں ، کیوں سرخ ہو رہی ہیں
یہ سبزہ ء وفا ہے یا کیمیائے غم ہے

بے کار تو نہیں ہیں یہ بے قرار آنسو
آنکھوں کی روشنی میں جب تک بقائے غم ہے

آلِ نبی ﷺ سے نسبت ، ایمان کا تقاضا
یہ جذبہ ءِ مودّت ، مشکل کشائے غم ہے

ذکرِ حسینؓ سن کر ، آنکھیں چھلک رہی ہیں
یہ ابتدائے غم ہے یا انتہائے غم ہے

پرسے میں رکھ دیے ہیں اشکوں بھرے کٹورے
یہ مرثیہ ، یہ ماتم ، بس ہائے ہائے ! غم ہے

سوز و سلام ہمدم ، دل کا کلام ہمدم
یہ پرسہ ءِ عقیدت ، حرفِ دعائے غم ہے

صبر و رضا کا باب ، شہیدان کربلا
تہذیب کا نصاب ، شہیدان کربلا

دنیا بدل رہی ہے بہتر کے نام سے
تحریک انقلاب ، شہیدان کربلا

حق پر ڈٹے رہے تو مودت میں جان دی
قرآں سے فیض یاب ، شہیدان کربلا

تطہیر کی مہک ہے وفا کی نمود میں
ہیں سرخ رو گلاب ، شہیدان کربلا

چمکے عدو کے جسم پہ برق آشنا ہوئے
تیغ علیؑ کی آب ، شہیدان کربلا

کٹ کر بریدہ سر ہیں بلندی کے بام پر
میداں کی آب و تاب ، شہیدان کربلا

چمکیں گے یہ چراغ ستاروں کی آنکھ میں
ہیں روشنی کا خواب ، شہیدان کربلا

ظلمت بڑھی تو اور بھی شعلہ جواں جلے
خوش تاب آفتاب ، شہیدان کربلا

دے کر چلے گئے ہیں زمانے کے ہاتھ میں
علم و عمل ، کتاب ، شہیدان کربلا

کافر یزیدیت کے عقیدے کا معتقد
مومن کا انتخاب ، شہیدان کربلا

خاکی تھے خاک ہو گئے صحرا کی ریت پر
ہیں نقش بو تراب ، شہیدان کربلا

لکھ کر گئے ہیں خون سے قرطاس عصر پر
کربل کا انتساب ، شہیدان کربلا

دھرتی پہ اور کون ہے ؟ کوئی نہیں مثال
بے مثل ، لاجواب ، شہیدان کربلا

ناکام ہے غنیم کہ بیعت نہ لے سکا
ٹھہرے ہیں کامیاب ، شہیدان کربلا

ظلمت میں اپنے صبر سے تحریر کر گئے
تاریخ کا حساب ، شہیدان کربلا

چھوٹا سا کارواں ہیں مگر حق پرست ہیں
ہم رخش ، ہم رکاب ، شہیدان کربلا

کچھ نور آفتاب ہیں ساتھی حسینؑ کے
کچھ حسن ماہتاب ، شہیدان کربلا

ٹھہرے ہیں بامراد جو صبر و صلوات سے
ہمدم ہیں کامیاب ، شہیدان کربلا

سرخ رو تاریخ میں ہے ہر بیانِ کربلا
خون سے لکھی گئی ہے داستانِ کربلا

صبر کا منظر کبھی چشم فلک بھولی نہیں
حشر تک روتا رہے گا آسمانِ کربلا

آج بھی کرتے نہیں ہیں بیعت دست یزید
لشکرِ شبیرؑ سے وابستگانِ کربلا

ڈٹ کھڑے ہیں صبر سے انکار کی دیوار پر
جبر میں جھکتے نہیں ہیں پاسبانِ کربلا

اصغرؑ و اکبرؑ کہیں، عونؑ و محمدؑ کھل اٹھے
کتنے پھولوں سے سجا ہے گلستانِ کربلا

داستانِ صبر اسماعیلؑ سے شبیرؑ تک
ہر گھڑی لکھتے رہیں گے راویانِ کربلا

خطبہ ء حق سے لڑا بنتِ علیؑ نے قید میں
رہ گیا تھا معرکہ جو درمیانِ کربلا

بس بہتر تن جیے ، کوئی ہزاروں مر گئے
جذبہ ء حق سے لڑا ہر نوجوانِ کربلا

تین دن کی پیاس تھی صبحِ شب عاشور تک
عرصہ ء صبر و رضا ہے امتحانِ کربلا

ہر کس دل کو کہاں اہلِ مودت کا شرف
گونجتی ہے پاک سینوں میں اذانِ کربلا

کشتیاں چلنے لگیں موجِ فراتِ فکر سے
کھل گیا بحر کرم میں بادبانِ کربلا

دامن اسلام پر روشن ستارا کون ہے؟
دیکھ لیجے ! کون ٹھہرا حکمرانِ کربلا

ہر دیے کی روشنی سے کہکشاں پر نور ہے
ہے بہتر تن سے روشن خاندانِ کر بلا

ظلمتِ شب میں جلی شمعِ فروزاں رہ گئی
ایک شہزادہ رہا بس ترجمانِ کربلا

دین کا سارا خلاصہ سجدہ ء شبیرؑ ہے
کربلا سے مل گیا ہے ارمغانِ کربلا

اب کوئی بھی دھوپ ہمدم دل جلا سکتی نہیں
سایۂ حق بن گیا ہے سائبانِ کربلا

72 اشعار پر مشتمل مرثیہ

مدینِ عشق سے نکلا وہ کاروانِ وفا
درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر متاعِ صبر و رضا

وہ کاروانِ مدینہ جو کربلا پہنچا
یزیدیت کے مقابل حسینؓ آ پہنچا

حسینؓ ؛ جس کی مودّت بغیر کچھ بھی نہیں
حسینؓ ؛ جس کی اطاعت بغیر کچھ بھی نہیں

حسینؓ ؛ جس کو رسالت سے خاص نسبت ہے
حسینؓ ؛ جس کے وسیلے سے باغِ جنت ہے

حسینؓ ؛ جس کے قبیلے کی شان اعلیٰ ہے
حسینؓ ؛ جس کے قبیلے کی آن اعلیٰ ہے

قبیلِ صبر مودّت میں مرنے والا تھا
ہر ایک پھول لہو سے نکھرنے والا تھا

کسی نے پیاس بجھائی تھی سنگ ریزوں کی
کسی نے خاک اڑائی تھی ریگ زاروں کی

حسینؓ ؛ صبر سراپا ، حسینؓ ؛ عشق بدن
حسینؓ ؛ باغِ رسالت کا پھول ، بوئے چمن

حسینؓ ؛ جس کی دعا سے چراغ جلتے تھے
حسینؓ ؛ جس کی اطاعت سے دل بدلتے تھے

حسینؓ حسنِ عبادت کا استعارہ تھا
حسینؓ دین کا روشن جبیں ستارہ تھا

حسینؓ ؛ جس نے رہِ جبر میں قیام کیا
چراغِ فکرِ رسالت کا دم دوام کیا

حسینؓ ؛ جس نے رضا کو خوش آمدید کہا
تمام اہلِ وفا کو خوش آمدید کہا

بھٹک رہا تھا جو لشکر اسے سلام کیا
خدا کے دین کا رستہ ہے کیا ؟ پیام دیا

پیامِ حق سے شہادت دوام کرتے ہوئے
بیان کر دی حقیقت کلام کرتے ہوئے

یزیدیت کو مخاطب کیا ، کلام کیا
لکیر کھینچ کے حجّت کا اہتمام کیا

لکیر سے جو کھنچا نقش ، حدِّ فاصل تھا
برائے حرؓ یہی رستہ وفا کی منزل تھا

یزیدیوں سے نکلتا ہوا ادھر پہنچا
سپاہِ عشقِ نبی ﷺ سے ملا جدھر پہنچا

امامِ عصر کی بیعت کا فیض پانا تھا
کہ حرؓ نے حرمتِ دیں پر بدن کٹانا تھا

بھٹک رہا تھا جو صحرا میں راہ پر آیا
وہ خوش نصیب درِ بادشاہ پر آیا

رہِ وفا میں سرِ دشت لگ گئے خیمے
چراغِ نورِ نبی ﷺ سے چمک اٹھے خیمے

ہر ایک خیمہ ء جاں سے شعور چھلکے تھا
ملا جو دل کی وراثت میں نور جھلکے تھا

دلوں کے نور سے روشن عجیب بستی تھی
وطن سے دور سفر میں غریب بستی تھی

لگا ؛ کہ ظلمتِ شب میں چراغ جلنے لگے
دکھا ؛ کہ نورِ سحر کے سراغ جلنے لگے

ہر اک دیے میں شہادت کی لو پکار اٹھی
کبھی بجھی نہ بجھے گی ؛ یہ ضو پکار اٹھی

ہر اک چراغ مودّت میں جلنے والا تھا
سحر میں تیرہ شبی کو بدلنے والا تھا

دکھائی دینے لگا تھا وہ شام کا منظر
وہ جس کے بعد اجالا تھا ، نور کا پیکر

رہِ وفا میں صعوبت بھی آنے والی تھی
وہ جانتے تھے ؛ قیامت بھی آنے والی تھی

بتا دیا گیا بچپن میں جو مقام تھا یہ
لکھا ہوا تھا جو قسمت میں خاص کام تھا یہ

سو اہلِ صبر و رضا امتحان میں آئے
سفر کے بعد وفا کے جہان میں آئے

محاصرہ ہوا ، لشکر کا پانی بند ہوا
یزیدیت کا جو چہرہ تھا زہر خند ہوا

سمجھ رہے تھے یہ صیّاد ہار جائیں گے
لگے گی پیاس پرندوں کو ، پھڑپھڑائیں گے

انہیں خبر ہی نہیں تھی کہ واقعہ ہے کیا؟
جہانِ عشق میں کربل کا فلسفہ ہے کیا؟

یہ اہلِ صبر کی عظمت تھی ، آزمائش تھی
یہ تشنگی نہ تھی ، ابرِ کرم تھا ، بارش تھی

ہر ایک پیاس کا مارا وفا کا پیکر تھا
جو شیر خوار تھا وہ بھی کرم سے خوگر تھا

فراتِ چشم نمودار ہو رہا تھا آنکھوں سے
فلک بھی پیاس بجھانے لگا تھا اشکوں سے

فَرَس پہ بیٹھ کے عباسؓ نے زقند بھری
پچھاڑ ؛ جبر کے لشکر کو ، مشک ہاتھ میں لی

پہنچ گیا وہ علم دار جب لبِ دریا
سماں بھی ہونے لگا کچھ عجب لبِ دریا

لپٹ رہی تھی کنارے سے موج پانی کی
بلا رہی تھی اشارے سے موج پانی کی

کہا فرَس سے یہ غازی نے اپنی پیاس بجھا
جواب اس نے دیا کہ مری ہے پیاس وفا

بغیر آپ کے پانی کو منہ لگاؤں میں؟
حرام ہونے سے بہتر ہے مر نہ جاؤں میں؟

میں پیاس اصغرِؓ دیں کی بجھانے جاؤں گا
میں تشنہ کام کسی کے تو کام آؤں گا

فرَس کی تشنہ لبی تھی شعور غازی کا
ہوا میں اڑنے لگا تھا غرور غازی کا

فراتِ عشق سے لبریز ؛ جامِ الفت تھا
بھرا جو غازی نے، مشکیزہ ءشہادت تھا

کسی کی پیاس بجھانے میں کٹ گئے بازو
وفا کا عہد نبھانے میں کٹ گئے بازو

علیؓ کا شیر ، علم دار ، جان وار گیا
صدا بلند ہوئی ، ہائے ! جاں نثار گیا

تڑپ رہے تھے شہادت کے جام سے خوگر
کہ پیاسے رہ نہیں سکتے تھے اب علی اصغرؓ

فلک کی آنکھ نے دیکھا کہ شاد باد ہوئے
جو تیر سینے پہ کھا کر وہ بامراد ہوئے

ہر ایک طفل تھا قربان اپنے آقاؓ پر
لٹا رہا تھا دل و جان اپنے آقاؓ پر

کہیں پہ عونؓ و محمدؓ ، کہیں پہ قاسمؓ تھے
وہ سرفروش مجاہد علیؓ کے خادم تھے

کہیں شبیہِ نبی ﷺ تھے ، جواں علی اکبرؓ
جو دے رہے تھے سرِ غم اذاں ، علی اکبرؓ

کسی کو ماں نے پکارا تھا ، جا کے بیٹا لڑ
دکھا کے اپنی جوانی کا زور ، ایسا لڑ

کسی کو تاب نہ ہو کہ وہ سر اُٹھا کے چلے
علیؓ کا نام سنے اور تھرتھرا کے چلے

ہر اک جوان کو رخصت کیا تھا زینبؓ نے
ہر اک شہید کو بوسہ دیا تھا زینبؓ نے

نبی ﷺ کی آن پہ جاں دے گئے بہتّر تن
خدا کی شان پہ جاں دے گئے بہتّر تن

امامؓ دیکھ رہے تھے خدا کی قدرت کو
شمار کرتے ہوئے دین پر شہادت کو

ابھی بھی وقت میسر تھا ، مصلحت کرتے
یزیدِ وقت کی بیعت پہ دستخط کرتے

نہیں نہیں یہ وتیرہ نہ تھا امامت کا
فریضہ آن پڑا تھا فقط شہادت کا

سو ذوالجناح پہ سواری کے بعد رخصت لی
حوالے کر دیا زینبؓ کے سب ؛ اجازت لی

پکارے اللہ اکبر ! مہار ہاتھ میں لی
سخی نے تیغِ علیؓ ؛ ذوالفقار ہاتھ میں لی

انا حسینؓ ! حسینُ مِنَ النّبی ﷺ کہتے
چلے حسینؓ شہادت کو زندگی کہتے

یزیدیوں کو پکارا کہ میں ہوں سبطِ نبی ﷺ
جگر ہوں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا اور جانِ علی رضی اللہ عنہ

میں گھر کو چھوڑ کے آیا ہوں تزکیہ کرنے
خدا کے دین کی حرمت کا فیصلہ کرنے

یہ مصلحت کے مقابل وفا کی عظمت تھی
حسینیت کی حقیقت یہی شہادت تھی

یزیدیت ہے فقط ظلم کی نمائندہ
حسینیت ہے فقط شاخِ صبرِ پائندہ

یزیدیت نے دکھایا ہے ظلم کا چہرہ
حسینیت نے اجالا ہے صبر کا رستہ

یزید ظلم کا کردار تھا ؛ تمام ہوا
حسین رضی اللہ عنہ صبر سے سرشار تھا ؛ دوام ہوا

ہر ایک دور کو رستہ نیا دکھایا گیا
جبینِ وقت پہ اسمِ حسینؓ لکھا گیا

جھکا کے سر جو کٹایا تھا ایک سجدے پر
دکھا دیا ہے جہاں کو اٹھا کے نیزے پر

یہ سر بلند ، نظر کا سرور ؛ کیا کہنے!
جو بہ رہا ہے رگوں میں شعور ؛ کیا کہنے!

سلام ! تجھ پہ شہادت کا باب ختم ہوا
سلام ! تجھ پہ شجاعت کا باب ختم ہوا

سلام ! باغِ رسالت کے خاص پھول سلام
سلام تجھ پہ جگر گوشہ ء بتولؓ سلام

سبیلِ حرف بنامِ حسینؓ زندہ باد!
بہ صدقِ دل یہ سلامِ حسینؓ زندہ باد!

قصیدہ حضرت سکینہؑ

افسانہ ء آلام کا عنواں ہے سکینہؑ
صحرائے شہادت میں سخن داں ہے سکینہؑ

شبیرؑ کے گلشن میں ہر اک پھول حسیں ہے
اصغرؑ ہے کلیجہ تو رگ جاں ہے سکینہؑ

راوی ہے سرِ دشتِ وفا صبر و رضا کی
مہکے ہوئے پھولوں کا گلستاں ہے سکینہؑ

ہر پھول کی بکھری ہوئی خوشبو کو سمیٹے
گل زارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگہباں ہے سکینہؑ

زینبؑ کی طرح بھائی کو رخصت جو کیا ہے
اصغرؑ سے لپٹتے ہوئے قرباں ہے سکینہؑ

ہے شام کی دھرتی پہ یہی شامِ غریباں
جلتے ہوئے خیموں میں فروزاں ہے سکینہؑ

میدانِ وفا دیکھ کے حیران ہے ہمدم
عباسؑ کے سینے میں دل و جاں ہے سکینہؑ

مناقب اولیائے کرام

سردارِ اولیا ہیں ، سرکار غوثِ اعظمؒ
اسرارِ معرفت میں سرشار غوثِ اعظمؒ

حسنِ عمل سے ظاہر ایماں کی روشنی ہے
ہیں علم و آگہی کا کردار غوثِ اعظمؒ

ڈوبے ہوئے دلوں کو ساحل دکھا رہے ہیں
ٹوٹے ہوئے دلوں کے غم خوار غوثِ اعظمؒ

بھر بھر پلا رہے ہیں ساغر حقیقتوں کے
مے خانہء حرم کے مے خوار غوثِ اعظمؒ

بغداد کی گلی سے طیبہ کی وادیوں تک
ناموس کارواں ہیں ، سالار غوثِ اعظمؒ

فیضانِ مصطفیٰ ﷺ ہے ، حبِ علیؓ یہی ہے
ہے مرجعِ خلائق دربار ! غوثِ اعظمؒ

جس پر نگاہ ڈالی ، اس نے مراد پا لی
جود و سخا کا اعلیٰ معیار غوثِ اعظمؒ

صدق و صفا کا محور ، حسنِ وفا کا پیکر
کذب و ریا کے آگے دیوار ، غوثِ اعظمؒ

نسبت جو پا گیا ہے ، وہ دل ہرا ہوا ہے
بنجر بھی کر رہے ہیں گل زار ، غوثِ اعظمؒ

وہ ہی قطب ، قلندر ، ابدال اور ولی ہے
جس کو نوازتے ہیں دستار ، غوثِ اعظمؒ

شایانِ شاں کہاں ہیں؟ حسنِ بیاں کہاں ہیں؟
ہمدم نے جو کہے ہیں اشعار ! غوثِ اعظمؒ

منقبت پیر سید سخاوت حسین شاہؒ

کیا ہے مست ”سخاوت“ نے آبگینوں کو
پلا گئے ہیں نظر سے فگار سینوں کو

بتا دیا ہے زمانے کو پھر قلندر نے
خدا ملا ہے فقط بوریا نشینوں کو

عطا ہوئی تری چوکھٹ سلام کہنے کو
یہی بہت ہے زمانے کے مہ جبینوں کو

چمک رہا ہے طریقت میں پھر یدِ بیضا
دکھا دیا مرے مرشد نے آستینوں کو

نوازتے ہیں محبت ملنگ بابا کے
سخی نے خوب نوازا ہے خوشہ چینوں کو

”زبانِ خلق کو نقارہ ء خدا سمجھو“
بتا دیا ہے فقیروں نے نکتہ چینوں کو

پڑی ترنگ ، قلندر کا رقص ہونے لگا
فلک بھی آن ملے گا ابھی زمینوں کو

ولی کے در پہ فقیروں کا فیض جاری ہے
لٹا رہے ہیں محبت بھرے خزینوں کو

بھنور میں ساتھ رہیں گے وہ ناخدا ہمدم
وہی تو پار لگائیں گے ہم سفینوں کو

منقبت پیر سید سخاوت حسین شاہؒ

مرے مرشد بچھڑتے جا رہے ہیں
دلوں کا چین لے کے جا رہے ہیں

زمانہ دیکھ لے میرے قلندر
خدا سے آج ملنے جا رہے ہیں

دلوں پہ کیف طاری ہو رہا ہے
نظر سے جام پیتے جا رہے ہیں

سخاوت پر سخاوت ہو رہی ہے
لٹا کر وہ خزانے جا رہے ہیں

قلندر کی عطا کا ناز دیکھو
فقیروں کو نوازے جا رہے ہیں

مزارِ عشق کو آباد کرنے
فقیروں کے جنازے جا رہے ہیں

نہ بھولے گا جنہیں ہمدم زمانہ
زمانے کو وہ چھوڑے جا رہے ہیں

منقبت پیر سید امام علی اصغرؒ شاہ سرکار

پیر مرے ذیشان امام علی اصغرؒ ہیں
میرا دل اور جان امام علی اصغرؒ ہیں

کتنا پیارا نام ہے میرے مرشد کا
قدرت کا احسان امام علی اصغرؒ ہیں

ان کے در سے راہِ طریقت ملتی ہے
فکر و نظر ، وجدان امام علی اصغرؒ ہیں

میرے مرشد کی ہر بات نرالی ہے
کتنے عالی شان امام علی اصغرؑ ہیں

جس کا جتنا ظرف ہے وہ پہچانتا ہے
کتنے بڑے انسان امام علی اصغرؑ ہیں

صبح و مسا ہے رونق ان کے روضے پر
دکھیوں کا پرسان امام علی اصغرؑ ہیں

ہر سینے میں ان کی محبت زندہ ہے
ہر دل کا ارمان امام علی اصغرؑ ہیں

یہ نسبت ہے نسبت کربل والوں کی
نسبت کا عنوان امام علی اصغرؑ ہیں

نورانی چہرے پر کالی زلفیں ہیں
پردے میں سلطان امام علی اصغرؑ ہیں

مست قلندر عشق میں فانی ہو جیسے
عشق میں یوں قربان امام علی اصغرؓ ہیں

شانِ ولایت ہے یہ ان کی نسبت ہے
موہڑہ کا فیضان امام علی اصغرؓ ہیں

گاؤں مرا ہے ہمدم جھوک فقیروں کی
خودہ کی پہچان امام علی اصغرؓ ہیں

قصیدہ در مدح پیر سید فرحت علی شاہ کاظمی

سیدی و مرشدی ہیں، پیر فرحت کاظمی
معرفت کی روشنی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

پیر و مرشد ہیں، مربّی ہیں، مرے سالار ہیں
رہنمائے بندگی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

صاحبِ فکر و نظر ہیں، صاحبِ عرفان ہیں
علم و حکمت ، آگہی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

پیر امام اصغرؒ کے سجادہ نشین و ہم نشیں
وارثِ باغِ علیؑ ہیں ،پیر فرحت کاظمی

ہر قدم پر، ہر گھڑی، ہر درد کا درمان ہیں
مشکلوں میں دلبری ہیں ، پیر فرحت کاظمی

آپ کے دربار سے نسبت مرا اعزاز ہے
آپ فخرِ زندگی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

آپ نے ہر موڑ پر دامن مرا تھامے رکھا
ہر تسلی آپ ہی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

آپ نے ٹوٹے دلوں کو جوڑ کر مسکان دی
آپ پھولوں کی کلی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

پیکرِ صبر و رضا ، اخلاص کا عنوان ہیں
سادگی و عاجزی ہیں، پیر فرحت کاظمی

آپ کے لب پر سبھی سے پیار کا پیغام ہے
کتنے پیارے آدمی ہیں، پیر فرحت کاظمی

آپ کے در سے جڑا ہے سلسلہ سادات کا
آپ حسینیؑ، حیدریؑ ہیں، پیر فرحت کاظمی

آپ پر چشمِ قلندر سے کرم ایسا ہوا
آپ خودہ کے ولی ہیں ، پیر فرحت کاظمی

حرفِ ہمدم، یہ قصیدہ آپ کا فیضان ہے
خوب صورت شاعری ہیں، پیر فرحت کاظمی

موج کرم حمد و نعت	پانچواں موسم غزلیات	آئنہ سچ بولتا ہے غزلیات
موج غزل غزلیات	محبت کی زباں غزلیات	دھوپ کی دیوار غزلیات
چراغ فکر غزلیات	جہان خواب غزلیات	چشم تماشا غزلیات
سراب سے آگے غزلیات	تیسرے کنارے پر غزلیات	آدھا سفر غزلیات

نمود سحر غزلیات	آخری چراغ غزلیات	چراغ حرف غزلیات
غزل پوش غزلیات	سبیل کرم حمد و نعت	دم دیوان
طیبہ ء جاں نعت کے 63 رنگ	خواب سراب نظمیں	روشنی کے پھول سلام و مناقب
سیلفیاں طنز و مزاح	حبل متیں حمد و نعت	خوش تاب غزلیات

وجودِ ہست پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے
ازل سے وقت پہ اسمِ حسینؓ لکھا ہے